قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 19 اگست 2022ء | 21 محرم 1444 ہجری قمری | 19 ظہور 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:174

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۲﴾

(الرعد: 22)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اُس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو، اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔

(صحیح مسلم كتاب البر و الصلة و الآداب باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها حديث نمبر 2557)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا شرف نہیں پہچانتا۔ (یعنی عزت نہیں کرتا۔)

(سنن الترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء في رحمة الصبيان حديث نمبر 1920)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ مَیں اُنہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ حدیث نمبر 6548)

اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ وہ جماعت بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں جس طرح اُن کی خواہش تھی آپ ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ دنیا کے امن کی بھی جماعت احمدیہ ضمانت بن جائے۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر آپس کے پیار و محبت اور مودّت کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں۔ مسلمان لیڈر جو آجکل اپنے ہم وطنوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں، اس کو بند کر کے انصاف اور رحم کے ساتھ اپنی رعایا سے سلوک کرنے والے ہوں۔ عوام بھی مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے، اُن کا آلۂ کار بننے کی بجائے عقل سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے صحیح حکموں کو تلاش کریں اور اُن پر چلنے کی کوشش کریں۔ مسلمان ممالک پر جو خوفناک اور شدت پسند گروہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، اپنے مفادات کو ہر صورت میں ترجیح دینے والوں نے جو قبضہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جلد اس سے بھی مسلمان ملکوں کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً نجات دلائے تا کہ ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو زیادہ بہتر رنگ میں اور زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیلا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

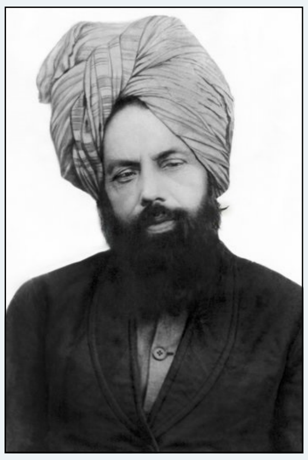

- لوگوں کے گناہ بخشو اور اُن کی زیادتیوں اور قصوروں کو معاف کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا بھی تمہیں معاف کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور وہ تو غفور و رحیم ہے‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 387)

- … اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ… بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

- … نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 102-103 ایڈیشن 1984ء)

- یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 282 ایڈیشن 1984ء)

اس شمارہ میں

- مرے آنسو گہر کر دے (منظوم)
- ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کا آنکھوں دیکھا حال
- بنیادی مسائل کے جوابات

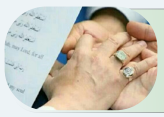

دربارِ خلافت

سنت پر چلنے، آپؐ کے اسوہ پر عمل کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کے جائزے لینے ہوں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ اُنہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ہر آسمان کا جو دربان تھا اُس نے کہا کہ اس کے اعمال ٹھیک ہیں، ظاہری لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں، گزرنے دیا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکرِ الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہروقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے اور ہم اس کے ہر عمل کی، نیک عمل کی، اخلاص کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ بڑی نیکیاں کرتا ہے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَنْتُمُ الْحَفَظَةُ عَلٰی عَمَلِ عَبْدِیْ کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور اُنہیں تحریر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے، تم صرف انسان کے، اس بندے کے، ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو اور اُنہیں لکھ لیتے ہو۔ پھر فرمایا وَأَنَا الرَّقِیْبُ عَلٰی قَلْبِہٖ کہ میں اپنے بندے کے دل کو دیکھتا ہوں۔ اس بندے نے یہ اعمال بجا لا کر میری رضا نہیں چاہی تھی بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ وہ میرے علاوہ کسی اَور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ فَعَلَیْہِ لَعْنَتِیْ۔ اس پر میری لعنت ہو۔ اس پر تمام فرشتے پکار اُٹھے۔ عَلَیْہِ لَعْنَتُكَ وَلَعْنَتُنَا کہ اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمانوں اور اُن میں رہنے والی ساری مخلوق نے اس پر لعنت کرنی شروع کر دی، یا اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت یا نصیحت کو سنا تو آپ کا دل کانپ اُٹھا۔ آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کَیْفَ لِیْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ۔ یا رسول اللہ! اگر اعمال کا یہ حال ہے تو ہمیں کیسے نجات حاصل ہو گی؟ اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا؟

آپ نے فرمایا۔ ''اِقْتَدِ بِیْ'' کہ تم میری سنت پر عمل کرو اور اُس پر یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ خواہ کتنے ہی اچھے عمل کیوں نہ کر رہا ہو، اُس میں ضرور بعض خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے تم اپنے اعمال پر ناز نہ کرو بلکہ یہ یقین رکھو کہ ہمارا خدا اور ہمارا مولیٰ ایسا ہے کہ وہ ان خامیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ وَحَافِظْ عَلٰی لِسَانِكَ۔ اور دیکھو اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اُس سے نہ نکالو۔ وَلَا تُزَكِّ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ۔ اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہ سمجھو اور نہ اپنی پرہیز گاری کا اعلان کرو۔ وَلَا تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ اور جو عمل تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اخروی زندگی میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو اُس میں دنیا کی آمیزش نہ کرو۔ وَلَا تُمَزِّقِ النَّاسَ فَیُمَزِّقُكَ كِلَابُ النَّارِ۔ اور لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے اور اُنہیں پھاڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو قیامت کے دن جہنم کے کتّے تمہیں پھاڑ دیں گے۔ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِكَ النَّاسَ اور اپنے عمل ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی تم پر ہیں۔

(روح البیان جلد1 صفحہ 78 تا 80 سورۃ البقرۃ زیر آیت نمبر 22 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (الترغیب والترھیب للمنذری جلد اول صفحہ 54 تا 56 باب الترھیب من الریاء وما یقولہ من خاف شیئاً منہ حدیث نمبر 57 دار الحدیث قاہرہ 1994ء)

پس حقیقی نیکیوں کی توفیق اور مقبول نیکیوں کی توفیق بھی اُسی وقت ملتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔ آپ باوجود کامیابیوں کی بشارتوں کے بڑے درد کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول بھی کیں، آئندہ کی بھی بشارتیں دے دیں۔ پھر بھی سجدوں میں تڑپ کر اور بے چینی سے دعا کیا کرتے تھے اور جب اس تڑپ کی وجہ پوچھی جاتی تھی تو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، ایک تو اس کا خوف ہے۔ دوسرے کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے جو فضل مجھ پر ہوئے ہیں مَیں اُس کا شکرگزار بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی انعامات سے نوازا ہے اور اُمّت کے لئے کتنے وعدے دیئے ہیں۔ اس پر میں کیوں نہ شکرگزاری کروں۔ پس یہ وہ اُسوہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

(خطبہ جمعہ 20/ستمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرے آنسو گہر کر دے

خطائیں درگزر کر دے
دعائیں باأثر کر دے

یہ گھڑیاں آزمائش کی
خدایا! مختصر کر دے

بلائیں ٹال دے ساری
مرے آنسو گہر کر دے

میں پتلا ہوں گناہوں کا
مرا آساں سفر کر دے

اگر چاہے خدا، زاہد!
ترا لکھا امر کر دے

سید طاہر احمد زاہد

دعا کا تحفہ

غیر معمولی حکومت وطاقت کی دعا

حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا قبول ہوئی اور بڑے بڑے سرکش لوگ ان کے مطیع ہو گئے۔

حضرت سلمہؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی دعا کرتے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَھَّاب کا بطور خاص ذکر فرماتے۔ مثلاً یہ کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَھَّاب۔ پاک ہے میرا رب جو عطا کرنے والا ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 213) جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی اس دعا میں ذکر ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ﴿۳۶﴾

(صٓ: 36)

اے میرے رب! میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر جو میری بعد میں آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے یقیناً تو بڑا بخشنہار رہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 33)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

دعویٰ سے پہلے کی پاکیزہ زندگی

قسط 33

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ

(یونس:17)

ترجمہ:اس سے پہلے میں ایک عرصۂ دراز تم میں گزار چکا ہوں۔کیا پھر (بھی) تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

نبوت سے پہلے کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے نبی کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا ہے۔اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے سیرت نبوی کا مطالعہ کرتے ہیں۔عبدالمطلب نے حضرت آمنہ کے چاند کا نام محمد ﷺ رکھا۔ جس کا مطلب ہے نہایت ہی تعریف کیا گیا،تعریف وتحسین کے قابل۔اور آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا ہر لمحہ قابل تعریف ہے۔بہت چھوٹی عمر سے آپؐ کی حسین صفات اپنی طرف متوجہ کرلیتیں۔حلیمہ سعدیہ کے آنگن کو برکتوں سے بھرنے والا یہ بچہ فرشتوں کے سینہ چاک کر کے دل دھونے والے کشفی واقعہ سے غیرمعمولی تصور ہونے لگا۔دادا کا لاڈلا پوتا، چچا کا پسندیدہ بھتیجا سب کو پیارا لگتا۔کیونکہ اس کی عادتیں دل لبھانے والی تھیں۔اللہ پاک اپنے محمد کی خود تربیت فرما رہا تھا۔بچپن کا ایک واقعہ خود آپؐ کی زبانی سنئے:

’’میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور سب بچے کھیل کے واسطے پتھر اٹھا رہے تھے جیسا کہ بچوں کا قاعدہ ہے انہوں نے اپنے تہبند کھول کر کندھوں پر رکھ لئے تھے تاکہ ان پر پتھر ڈھو ڈھو کر لائیں میں نے بھی چاہا کہ میں بھی اپنا تہبند اپنے کندھوں پر رکھ کر پتھر اٹھاؤں کہ غیب سے ایک طمانچہ میرے لگا جس سے مجھ کو نہایت صدمہ پہنچا اور غیب سے آواز آئی کہ اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لو پس میں نے اس کو مضبوط باندھ لیا اور گردن پر پتھر اٹھانے لگا حالانکہ میرے سب ساتھی اسی طرح پتھر اٹھا رہے تھے اور ان میں فقط ایک میں ہی تہبند باندھے ہوئے تھا۔‘‘

(ابن ہشام صفحہ 119)

مکہ میں رہتے ہوئے جبکہ سارا ماحول بت پرست تھا آپؐ کو بتوں کی پوجا پسند نہ تھی جاہلانہ رسوم و رواج سے نفرت کرتے تھے۔وہاں شام کے وقت راگ رنگ، قصہ گوئی اور کھیل کود کی محفلیں سجتی تھیں۔جس میں سب دلچسپی سے شریک ہوتے مگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ان میں شمولیت سے روکے رکھا نہ بتوں کی پوجا کی نہ شراب پی نہ بے کار لہو و لعب میں شریک ہوئے خود فرماتے ہیں:

’’مجھے جوانی میں کبھی عیش پرستی اور بدکاری کی ہمت نہیں پڑی بلکہ میرے رب نے مجھے ان تمام برائیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مکہ کے نوجوانوں میں عام تھیں۔‘‘

(بیہقی)

بارہ سال کے تھے جب آپؐ کے چچا ابو طالب شام کے سفر میں آپؐ کو ساتھ لے گئے راستے میں جرجیس بحیرہ ایک پادری نے آپ ﷺ کو دیکھا کے جدھر بھی جاتے ہیں سر پر بادل سایہ کرتے ہیں۔اس نے ابوطالب کو بتایا کہ یہ بچہ مکہ والوں کا سردار ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں رحمت عالم بنا کر بھیجے گا۔تم لوگ اس طرف آرہے تھے تو کوئی بھی درخت یا پتھر ایسا نہیں تھا جو انہیں سجدہ کرنے کے لئے نہ جھکا ہو۔یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتیں اور میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچان گیا ہوں اور ان کی صفات ہماری آسمانی کتب (تورات اور انجیل) میں بھی موجود ہیں۔

(خلاصہ ترمذی عن ابی موسیٰؓ)

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک بیس سال ہوئی تو ذوالقعدہ کے مہینہ میں عکاظ (مقام) میں ایک جنگ ہوئی اس کو جنگِ فِجار کہتے ہیں کیونکہ یہ حرمت والے مہینے میں ہوئی تھی اس جنگ کے فوراً بعد ذوالقعدہ کے مہینہ میں ہی قریش کے پانچ قبائل کے درمیان ایک امن معاہدہ طے پایا جسے حلف الفضول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔آپ ﷺ بھی اس معاہدے میں شامل ہوئے جس میں طے پایا کہ ہر مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کو سزا دی جائے گی۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:’’میں عبداللہ بن جدعان کے مکان میں ایک ایسے معاہدہ (حلف الفضول) میں شریک ہوا کہ مجھے اس کے بدلہ میں سرخ اونٹ (قیمتی سے قیمتی چیز) بھی پسند نہیں اور اگر دورِ اسلام میں بھی مجھے ایسے معاہدہ کے لئے بلایا جائے تو میں یقیناً اسے قبول کروں گا۔‘‘

(بیہقی عن جبیر بن مطعمؓ)

اہل مکہ کو آپؐ کی صداقت و امانت پر کو گواہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا خوب انتظام فرمایا۔ابتدائے جوانی کی بات ہے تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کی تنصیب کے لئے قبائل کا باہم اختلاف ہوا اور نوبت جنگ و جدال تک پہنچنے لگی چار پانچ دن تک کوئی حل نظر نہیں آرہا تھا۔پھر ان میں سے ایک عقلمند شخص نے مشورہ دیا کہ اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ فیصلہ کرلو کہ جو شخص کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا وہ فیصلہ کردے۔ اس بات پر سارے راضی ہو جاؤ۔چنانچہ سب نے یہ تجویز مان لی اور اگلے روز منتظر لوگوں نے دیکھا کہ بیت اللہ میں سب سے پہلے محمد ﷺ داخل ہوئے۔اطمینان کی لہر دوڑ گئی بیک زبان سب نے کہا ھٰذَا الۡاَمِیۡن یہ تو امین ہے۔ہم خوش ہو گئے یہ محمدؐ ہیں۔آپؐ کی امانت اور دیانت اور صداقت کے گواہوں کے سامنے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ایک اور خوبی کھول کر دکھادی کہ آپؐ دانا بھی ہیں صحیح فیصلے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔قریش نے حجر اسود کا جھگڑا بتایا۔آپؐ نے ایک چادر منگوائی اس پر حجر اسود رکھ دیا۔پھر ہر قبیلہ کو اس کا ایک ایک کونہ پکڑ کر اٹھانے کو کہا جب وہ حجر اسود جہاں رکھنا تھا اپنی اس جگہ پر پہنچ گیا تو آپؐ نے اسے اٹھا کر اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر نصب فرما دیا۔

(استفادہ از السیرة النبویة لابن ھشام حدیث بنیان الکعبة…

اشارة ابی امیة بتحکیم اول داخل فکان رسول اللّٰہؐ)

عین شباب کی عمر ہے والدین کا سایہ نہیں ہے صحت مند اور حسین ہیں۔ مگر حسن اخلاق کی وہ چمک ہے کہ جو دیکھتا ہے متأثر ہوئے بنا نہیں رہتا۔مکہ کی متمول خاتون’حضرت خدیجہؓ نے آنحضور ﷺ کی صدق بیانی اور امانت داری اور اعلیٰ اخلاق کا حال سن کر اپنا مال آپ کو دے کر تجارت کے لئے آپؐ کو روانہ کیا۔اس سفر میں حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔واپسی پہ میسرہ نے سفر کے حالات بیان کئے تو حضرت خدیجہؓ نے ان سے متأثر ہو کر آنحضور ﷺ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔کہ آپؐ قرابت داری کا خیال رکھتے ہیں، قوم میں معزز ہیں، امانتدار ہیں اور احسن اخلاق کے مالک ہیں اور بات کہنے میں سچے ہیں۔

(السیرة النبویة لابن ھشام حدیث تزویج رسول اللہ ﷺ خدیجة رضی اللہ عنہا)

مرد کے اخلاق کی سب سے بڑی گواہ اس کی بیوی ہوتی ہے نزول وحی کی ابتدا تھی حضرت خدیجہؓ کو آپؐ کے ساتھ رہتے ہوئے پندرہ سال ہو گئے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وحی کے وقت اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا:’’کَلَّاۤ اَبۡشِرۡ فَوَاللّٰہِ لَا یُخۡزِیۡكَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصۡدُقُ الۡحَدِیۡثَ‘‘یعنی ویسے نہیں جیسے آپ سوچ رہے ہیں، آپؐ کو مبارک ہو۔اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں اور راست گوئی اور سچائی سے کام لیتے ہیں۔

(بخاری کتاب التعبیر باب اول مابدیٔ بہ رسول اللّٰہؐ من الوحی الرؤیا الصالحة)

بیوی کے بعد بے تکلف دوست ہوتے ہیں جن سے انسان کی کوئی بات نہیں چھپتی۔حضرت ابو بکرؓ جن کے ساتھ بچپن سے کھیلے پلے بڑھے یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کے دوست ہمیشہ ہر حالت میں سچ کہتے اور سچ کی تلقین کرتے ہیں۔کبھی جھوٹ بول ہی نہیں سکتے یہی وجہ تھی کہ جب آپؐ کے دعویٰ کے بارے میں سنا تو آپؐ کے اصرار کے باوجود کوئی دلیل نہیں چاہی۔آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے صرف یہی پوچھا کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے وضاحت کرنی چاہی تو ہر بار یہی عرض کی کہ مجھے صرف ہاں یا نہ میں بتا دیں۔اور آنحضور ﷺ کے ہاں کہنے پر عرض کیا کہ میرے سامنے تو آپؐ کی ساری سابقہ زندگی پڑی ہوئی ہے۔مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ بندوں سے تو سچ بولنے والا ہو اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو اور خدا پر جھوٹ بولے۔

(دلائل النبوة للبیہقی جماع ابواب المبعث باب من تقدم اسلامہ من الصحابةؓ …)

دشمن کی گواہی اس لحاظ اہم ہوتی ہے کہ وہ تو وار کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔مگر آپ ﷺ کا کردار اس قدر شفاف تھا کہ اس پر داغ لگانا مشکل تھا۔ایک مرتبہ سرداران قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور اشد ترین دشمن نضر بن حارث بھی شامل تھے۔تو حضور ﷺ کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دے دیا جائے تو نضر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔اے گروہ قریش!ایک ایسا معاملہ تمہارے پلّے پڑا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر بھی نہیں لاسکے۔محمد ﷺ تم میں ایک نوجوان لڑکے تھے اور تمہیں سب سے زیادہ محبوب تھے۔سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔تم میں سب سے زیادہ امانتدار تھے۔اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تم نے کہا وہ جادوگر ہے۔ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔تم نے کہا وہ شاعر ہیں، ہم شعر کی سب اقسام جانتے ہیں وہ شاعر نہیں ہے۔تم نے کہا وہ مجنون ہے، ان میں مجنون کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔اے گروہ قریش! مزید غور کرلو کہ تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔

(السیرة النبویة لابن ھشام مادار بین رسول اللہ ﷺ وبین رؤساء قریش …

نصیحة النصر لقریش بالتدبر …)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوجہل نے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے۔البتہ ہم اس تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔جب عقل پر پردے پڑ جائیں،

کسی کی مت ماری جائے تو تبھی تو وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کچھ تو عقل کرو۔ کیا ایک سچا آدمی جھوٹی تعلیم دے سکتا ہے۔ سچا آدمی تو سب سے پہلے اس جھوٹی تعلیم کے خلاف کھڑا ہو گا۔

پھر ایک اور موقع پر آپؐ کے صادق ہونے پر دشمن کی گواہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ جب وہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا تو ایک دن شاہِ روم، ہرقل نے ہمارے قافلے کے افراد کو بلا بھیجا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت وہ کچھ سوالات پوچھ سکے۔ شہنشاہ روم کے دربار میں ہرقل سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کچھ سوال کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ کیا دعویٰ سے پہلے تم لوگ اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ مَیں نے جواباً کہا کہ نہیں۔ اس پر ہرقل نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تو نے میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیا تو مَیں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے باز رہے مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ ہرقل نے کہا مَاذَا یَأْمُرُکُمْ محمد آپؐ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا وہ کہتا ہے، اللہ کی عبادت کرو جو اکیلا ہی معبود ہے اور اس کا کسی چیز میں شریک نہ قرار دو اور ان باتوں کو جو تمہارے آباؤ اجداد کہتے تھے چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز قائم کرنے، سچ بولنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا کہ جو تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر عنقریب میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی وہی مالک ہو جائے گا۔

(بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 7)

قریش نے ایک دفعہ سردار عتبہ کو قریش کا نمائندہ بنا کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ اس نے کہا آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں۔ آپؐ کی جو بھی خواہش ہے ہم پوری کر دیتے ہیں، آپ ان باتوں سے باز آئیں۔ حضورؐ تحمل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپ نے سورۃ حٰمٓ فُصِّلَتْ کی چند آیات تلاوت کیں۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد وثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس پر عتبہ نے آپؐ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ محمد ﷺ جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آ جائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

(السیرۃ الحلبیۃ از علامہ برہان الدین باب عرض قریش علیہؐ اشیاء من خوارق العادات وغیر العادات ...)

عزیز رشتے داروں اور اہل مکہ کی گواہی کا سامان اس طرح ہوا کہ:

’’جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے‘‘ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (الشعراء:215) یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار اور بیدار کر کے احکام اترے تو آنحضرت ﷺ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا اے قریش! اگر مَیں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پہ حملہ کرنے کو تیار ہے۔ تو کیا تم میری بات کو مانو گے۔ بظاہر یہ ایک بالکل ناقابل قبول بات تھی مگر سب نے کہا کہ ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر سنو، مَیں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ تا اس عذاب سے بچ جاؤ۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم۔ اے صفحہ 128)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اور دوسری خوبی جو شرط کے طور پر مامورین کے لئے ضروری ہے وہ نیک چال چلن ہے کیونکہ بدچال چلن سے بھی دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ خوبی بھی بدیہی طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے: فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ یعنی ان کفار کو کہہ دے کہ اِس سے پہلے میں نے ایک عمر تم میں ہی بسر کی ہے پس کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کس درجہ کا امین اور راستباز ہوں۔ اب دیکھو کہ یہ دونوں صفتیں جو مرتبہ نبوت اور ماموریت کے لئے ضروری ہیں یعنی بزرگ خاندان میں سے ہونا اور اپنی ذات میں امین اور راستباز اور خدا ترس اور نیک چلن ہونا قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کمال درجہ پر ثابت کی ہیں اور آپؐ کے اعلیٰ چال چلن اور اعلیٰ خاندان پر خود گواہی دی ہے۔ اور اِس جگہ میں اِس شکر کے ادا کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنی وحی کے ذریعہ سے کفار کو ملزم کیا اور فرمایا کہ یہ میرا نبی اس اعلیٰ درجہ کا نیک چال چلن رکھتا ہے کہ تمہیں طاقت نہیں کہ اس کی گذشتہ چالیس برس کی زندگی میں کوئی عیب اور نقص نکال سکو باوجود اس کے کہ وہ چالیس برس تک دن رات تمہارے درمیان ہی رہا ہے۔ اور نہ تمہیں یہ طاقت ہے کہ اس کے اعلیٰ خاندان میں جو شرافت اور طہارت اور ریاست اور امارت کا خاندان ہے ایک ذرہ عیب گیری کرسکو۔ پھر تم سوچو کہ جو شخص ایسے اعلیٰ اور اطہر اور انفس خاندان میں سے ہے اور اس کی چالیس برس کی زندگی جو تمہارے روبروئے گذری۔ گواہی دے رہی ہے جو افترا اور دروغ بافی اِس کا کام نہیں ہے تو پھر ان خوبیوں کے ساتھ جبکہ آسمانی نشان وہ دکھلا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی تائیدیں اس کے شامل حال ہو رہی ہیں اور تعلیم وہ لایا ہے جس کے مقابل پر تمہارے عقائد سراسر گندے اور ناپاک اور شرک سے بھرے ہوئے ہیں تو پھر اس کے بعد تمہیں اس نبی کے صادق ہونے میں کونسا شک باقی ہے۔ اسی طور سے خدا تعالیٰ نے میرے مخالفین اور مکذّبین کو ملزم کیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ 512 میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گذر گئے اور وہ یہ ہے وَلَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں اور اس مدّت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افترا اور دروغ نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے لگا۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 281-283)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

آپؐ کے عکس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس دلیل کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے۔ فرمایا:

’’تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب، افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اُس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

تاریخ نے آپؑ کے ماموریت سے پہلے کے سب حالات محفوظ رکھے ہیں۔ بہت چھوٹی عمر سے آپ کی خوبیاں دوسروں کو متأثر کرنے لگی تھیں۔ ایک دفعہ جبکہ ابھی آپؑ بچے تھے مولوی غلام رسول صاحبؒ قلعہ میاں سنگھ کے پاس گئے جو ولی اللہ وصاحب کرامات تھے۔ اس مجلس میں کچھ باتیں ہورہی تھیں۔ باتوں باتوں میں مولوی صاحبؒ نے فرمایا:

’’اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔‘‘

انہوں نے یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہی۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 53)

حضرت مسیح موعودؑ کے مشاغل عام بچوں سے مختلف تھے۔ ان کے والد صاحب کو فکر رہتا کہ یہ ملاں اور مسیتڑ بیٹا دنیا کے جھمیلوں سے کیسے نبٹے گا انہیں دنیاداری سکھانے کی کوشش کرتے تو جواب ملتا:

’’ابا بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مال کا مالک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرماں بردار ہو اس کو کسی ملازمت کی کیا پرواہ ہے‘‘

(تاریخ احمدیت جلد1صفحہ 52)

آپ کے والد صاحب اس نتیجے پر پہنچے ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے پھر آبدیدہ ہو کر کہتے کہ ’’جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں یہ شخص زمینی نہیں آسمانی (ہے) یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 302)

آپ تنہا رہ کر مطالعہ کرنا پسند فرماتے زیادہ ملنا جلنا نہیں رکھتے تھے خود فرماتے ہیں:

’’یہ وہ زمانہ تھا جس میں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف۔ کیونکہ مَیں اُس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک احدٌ مِّنَ النّاس اور زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 460)

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اللہ تعالیٰ کی اپنی تقسیم اوقات ہوتی ہے۔ اس نے آپؑ کے طلوع سے پہلے افق پر روشنی پھیلنے کا وقت 19ویں صدی کا آخری ربع مقرر کیا تھا۔ اخبارات میں آپ کے رشحات قلم جگہ پانے لگے۔ مسلم امہ چونک کر بیدار ہوئی سب محسوس کرنے لگے کہ باغ احمد میں کوئی گل رعنا کھلا ہے۔ براہین احمدیہ کے ذریعے علم کی خوشبو ہر طرف پھیلنے لگی علم دوست، مذہبی رجحان رکھنے والے حیرت اور خوشی سے سرشار آپ سے رابطے کرنے لگے۔ خطوط لکھ کر آپ کے خیالات کو سراہنے اور اپنے مسائل کا حل پوچھنے لگے۔

اہل حدیث فرقہ کے معروف مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں براہینِ احمدیہ پر ریویو تحریر کیا جس میں حضرت اقدسؑ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی نیز خاندانی شرافت اور بزرگی کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

’’بالآخر ہم اس قدر کہنے سے باز ہرگز نہیں رہ سکتے کہ اگر یہ معاملہ گورنمنٹ تک پہنچتا تو یقین تھا کہ ہماری زیرک اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدوں کو جنہوں نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک معزز نیک نام وخیرخواہ سرکار کا بیٹا ہے اور خود بھی سرکار کا دلی خیرخواہ وشکرگزار ودعا گو ہے اور درویشی وغربت سے زندگی بسر کرتا ہے ایسا مفسدانہ افترا کیا اور بہت لوگوں کے دلوں کو آزار پہنچایا ہے، سخت سزا دیتی۔‘‘

(اشاعۃ السنہ نمبر 7 جلد 7 صفحہ 193)

نیز دعا کی:’’اے خدا!اپنے طالبوں کے رہنما ان پر ان کی ذات سے ان کے ماں باپ سے تمام جہانوں کے مشفقوں سے زیادہ رحم فرما۔تو اس کتاب کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے اور اس کی برکات سے ان کو مالا مال کر دے اور کسی اپنے صالح بندے کے طفیل اس خاکسار شرمسار گنہگار کو بھی اپنے فیوض و انعامات اور اس کے آپ کی اخص برکات سے فیض یاب کر آمین۔‘‘

(اشاعۃ السنہ نمبر 11 جلد 7 صفحہ 348)

مولوی صاحب (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) دلی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب واپس بٹالہ آئے تو اگرچہ ایک عالم کی حیثیت سے ہندوستان بھر میں مشہور ہو گئے اور ہر جگہ ان کا طوطی بولنے لگا۔مگر اس وقت بھی ان کی حضورؑ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ حضورؑ کا جوتا آپ کے سامنے سیدھا کر کے رکھتے اور اپنے ہاتھ سے آپ کا وضو کرانا موجب سعادت قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کا چشم دید واقعہ ہے کہ:’’دعویٰ سے پہلے ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مکان واقعہ بٹالہ پر تشریف فرما تھے۔ میں بھی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔کھانے کا وقت ہوا تو مولوی صاحب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ دھلانے کے لئے آگے بڑھے۔حضورؑ نے ہر چند فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نہ دھلائیں مگر مولوی صاحب نے باصرار حضورؑ کے ہاتھ دھلائے اور اس خدمت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 124 طبع اوّل)

اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خان صاحب کے والد اور اخبار زمیندار کے بانی منشی سراج الدین احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں لکھا:’’ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعۂ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔عوام سے کم ملتے تھے۔ 1877ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے ہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو ومستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔‘‘

(اخبار زمیندار مئی 1908ء بحوالہ بدر 25 جون 1908ء صفحہ 13 کالم نمبر 1-2)

اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:’’کیریکٹر کے لحاظ سے ہمیں مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا ایک چھوٹا سا دھبّہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔غرض کہ مرزا صاحب کی زندگی کے ابتدائی پچاس سالوں نے کیا بلحاظ اخلاق و عادات اور پسندیدہ اطوار، کیا بلحاظ مذہبی خدمات و حمایتِ دین مسلمانانِ ہند میں اُن کو ممتاز برگزیدہ اور قابلِ رشک مرتبہ پر پہنچایا۔‘‘

(اخبار وکیل 30 مئی 1908ء صفحہ 1 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 563 جدید ایڈیشن)

...میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں نشان نمائی کی دعوت تھی۔ ریاست جموں کے شاہی طبیب حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیرویؓ اس اشتہار کو دیکھتے ہی حضرت اقدسؑ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لے آئے۔حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔اس پر حضرت مولاناؓ نے عرض کیا کہ پھر حضور وعدہ فرمائیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آجائے تو سب سے پہلے میری بیعت لی جائے۔ آپؑ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

(حیاتِ نور از عبدالقادر سوداگر مل صفحہ 117)

حضرت مسیح موعودؑ کے اسلام کے دفاع کے مداح ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانویؓ تھے۔ براہین احمدیہ کے تین حصوں پر تبصرے میں والہانہ عقیدت کا انداز نظر آتا ہے۔’’ایک ایسی کتاب اور ایک ایسے مجدد کی بے شک ضرورت تھی جیسی کہ کتاب براہین احمدیہؑ اور اس کے مؤلف جناب مخدومنا مولانا میرزا غلام احمدؐ صاحب دام فیوضہ ہیں۔ جو ہر طرح سے دعویٰ اسلام کو مخالفین پر ثابت فرمانے کے لئے موجود ہیں۔ جناب موصوف عامی علماء اور فقرا میں سے نہیں بلکہ خاص اس کام پر منجانب اللہ مامور اور ملہم اور مخاطب الٰہی ہیں۔صدہا سچے الہام اور مخاطبات اور پیشگوئیاں اور رؤیاء صالحہ اور امر الٰہی اور اشارات وبشارات اجراء کتاب اور فتح ونصرت اور ہدایات امداد کے باب میں زبان عربی، فارسی، اردو وغیرہ میں جو مصنف صاحب کو بہ تشریح تمام ہوئے ہیں، مشرح ومفصل اس کتاب میں درج ہیں اور بعض الہامات زبان انگریزی میں بھی ہوئے ہیں۔ حالانکہ مصنف صاحب نے ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں پڑھا۔ چنانچہ صدہا مخالفین اسلام کی گواہی سے ثابت کر کے کتاب میں درج کئے گئے ہیں، جن سے بخوبی صداقت پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے، کہ مصنف صاحب بے شک امر الٰہی سے اس کتاب کو لکھ رہے ہیں۔ اور صاف ظاہر ہوتا ہے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِہٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا(رواہ ابو داؤد) جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد منجانب اللہ پیدا ہوتا ہے تو تمام مذاہب باطلہ کے ظلمات کو دور کرتا ہے اور دین محمدیؐ کو منور اور روشن کرتا ہے۔ ہزار ہا آدمی ہدایت پاتے ہیں اور دین اسلام ترو تازہ ہو جاتا ہے۔مصنف صاحب اس چودھویں صدی کے مجدّد اور مجتہد اور محدث اور کامل مکمل افراد امت محمدیہ میں سے ہیں۔ اور دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اسی کی تائید میں ہے۔‘‘

حضورؑ کے ذکر خیر میں آپؓ مزید تحریر فرماتے ہیں:

اے ناظرین! میں سچی نیت اور کمال جوش صداقت سے التماس کرتا ہوں کہ بے شک وشبہ جناب میرزا صاحب موصوف مجدد وقت اور طالبان سلوک کے واسطے کبریت احمر اور سنگ دلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکران اسلام کے واسطے سیف قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجۃ بالغہ ہیں۔یقین جانو کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آگاہ ہو کہ امتحان کا وقت آ گیا ہے۔ اور حجت الٰہی قائم ہو چکی ہے۔ اور آفتاب عالم تاب کی طرح بدلائل قطعیہ ایسا ہادی کامل بھیج دیا ہے کہ سچوں کو نور بخشے اور ظلمات ضلالت سے نکالے۔ اور جھوٹوں پر حجت قائم کرے، تاکہ حق و باطل چھوٹ جائے۔ اور خبیث و طیب میں فرق بیّن ظاہر ہو جائے۔ اور کھوٹا کھرا پرکھا جائے۔‘‘ نیز آپ نے اپنی خداداد فراست سے یہ بھی پہچان لیا کہ یہ شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ لہٰذا یہ شعر کہا:

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

(اخبار الفضل 23 جون 1931ء صفحہ 5-7)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’انبیاء وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی کامل راستبازی کی قوی حجت پیش کر کے اپنے دشمنوں کو بھی الزام دیا جیسا کہ یہ الزام قرآن شریف میں ہے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود ہے جہاں فرمایا ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(یونس:17) یعنی میں ایسا نہیں کہ جھوٹ بولوں اور افتراء کروں۔ دیکھو میں چالیس برس اس سے پہلے تم میں ہی رہتا رہا ہوں کیا کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ یا افتراء ثابت کیا؟ پھر کیا تم کو اتنی سمجھ نہیں یعنی یہ سمجھ کہ جس نے کبھی آج تک کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا وہ اب خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا۔غرض انبیاء کے واقعات عمری اور ان کی سلامت روشی ایسی بدیہی اور ثابت ہے کہ اگر سب باتوں کو چھوڑ کر ان کے واقعات کو ہی دیکھا جائے تو ان کی صداقت ان کے واقعات سے ہی روشن ہو رہی ہے۔مثلاً اگر کوئی منصف اور عاقل ان تمام براہین اور دلائل صدق نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کتاب میں لکھی جائیں گی، قطع نظر کر کے محض ان کے حالات پر ہی غور کرے تو بلاشبہ انہیں حالات پر غور کرنے سے ان کے نبی صادق ہونے پر دل سے یقین کرے گا اور کیوں کر یقین نہ کرے وہ واقعات ہی ایسے کمال سچائی اور صفائی سے معطر ہیں کہ حق کے طالبوں کے دل بلا اختیار ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 107-108)

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار
انبیاء کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام
ان کے جو حملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار
تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانہ میں
جبکہ مَیں نے وحیِ ربّانی سے پایا افتخار
اِس قدر یہ زندگی کیا افترا میں کٹ گئی
پھر عجب تر یہ کہ نُصرت کے ہوئے جاری بحار
ہر قدم میں میرے مولیٰ نے دیئے مجھ کو نشاں
ہر عدو پر حجتِ حق کی پڑی ہے ذوالفقار

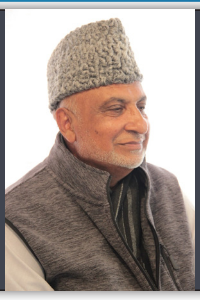

حنیف احمد محمود ۔ برطانیہ
معاونت : قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کا آنکھوں دیکھا حال

خاکسار کو پاکستان سے ایک لمبا عرصہ قریباً ہر سال اپنی اہلیہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی ہے۔ 2018ء کا جلسہ پاکستان سے میرا آخری جلسہ تھا۔ 2019ء اور 2020ء کا جلسہ Covid19 کی وبا کے نذر ہوگیا اور 2021ء کے محدود جلسہ میں برطانیہ میں ہوتے ہوئے بھی Covid-19 کی وجہ سے جسمانی اعتبار سے شرکت نہ کر سکا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت کی۔

اب کی بار ایک جذبہ بھی جواں تھا اور جلسہ کی برکات و فیوض سے وافر حصہ لینے کا پختہ عزم بھی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری لاج رکھی اور ہمیں جلسہ کے تمام پروگرامز میں حاضر ہوکر استفادہ کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

یہ ایک حقیقت ہے کہ جلسہ میں فزیکلی شمولیت کا تو ایک الگ سے مزہ ہے لیکن MTA پر گھر بیٹھ کر جلسہ گاہ کی ایسی جگہوں کی بھی زیارت ہوجاتی ہے جہاں ایک شامل جلسہ نہیں پہنچ پاتا۔ آج خاکسار اس آرٹیکل میں کوشش کرے گا کہ جو خاکسار کی کمزور آنکھوں نے اس جلسہ میں دیکھا وہ اپنے پیارے قارئین کے سامنے رکھ دے۔ وما توفیقی الا باللہ

مقام جلسہ

برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ کئی سالوں سے حدیقۃ المہدی میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ وسیع و عریض جگہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی اور خلیفۃ المسیح نے اس کا نام ’’حدیقۃ المہدی‘‘ یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کا باغیچہ رکھا۔ یہ ایک زرعی فارم ہے جو کہ East Worldham, Alton میں واقع ہے۔

ایک شہر

سال میں صرف ایک بار اس زرعی فارم میں چند دنوں کے لئے ایک شہر بسا دیا جاتا ہے۔جس میں زندگی بسر کرنے کی ہر ضروری سہولت مہیا کر دی جاتی ہے۔ میں بسا اوقات سوچتا ہوں کہ صرف ان تین دنوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی باریک بین نگاہ کی وجہ سے جلسہ کے شاملین کے لئے ایسی چھوٹی سے چھوٹی سہولت بھی میسر ہو جاتی ہے جو ہمارے ایشیائی معاشرے میں مستقل بنیادوں پر تعمیر ہونے والے شہروں اور قصبوں میں بھی نہیں ہوتی۔

تین دن کے لئے یہ ایک ایسا شہر بس جاتا ہے۔جس میں ہزاروں شاملین کی ریل پیل نظر آرہی ہوتی ہے۔ مگر ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور ایثار عام نظر آتا ہے۔ بھائی چارہ کی فضا ہوتی ہے۔ کوئی لڑائی جھگڑا اور گالم گلوچ نہیں۔تسبیح و تحمید اور درود شریف سے فضائیں مہکتی نظر آتی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ فرشتوں نے بسیرا کر رکھا ہے۔ نمازیں ادا ہو رہی ہیں، تلاوت کی آوازیں بلند ہوتی سنائی دیتی ہیں۔ تہجد کی ادائیگی اس شہر کی خوبصورتی کو دوبالا کر رہی ہوتی ہے۔ درس و تدریس، تقاریر اور اس زمانے کے موعود مہدی و مسیح کے نمائندے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح کے خطابات سے فضا جن میں نعرہ ہائے تکبیر اور لا الہ الا اللہ، محمد ﷺ، اسلام احمدیت زندہ باد اور انی معک یا مسرور جیسے دسیوں سلوگن سے معطر ہو جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ مارکی

سب سے پہلے ہم اپنے قارئین کو جلسہ سالانہ مارکی جس کو عرف عام میں پنڈال کہا جاتا ہے کی سیر کرواتے ہیں۔ اس طرح کی بے شمار Huge قسم کی مارکیز اس مبارک شہر میں نظر آرہی ہوتی ہیں۔جن میں سے سب سے اہم اور لوگوں کی نگاہوں کا مرکز مردوں کے لیے مردانہ اور مستورات کے لیے زنانہ مارکیز ہوتی ہیں۔جنہیں لوہے اور اسٹیل کے ستونوں سے اور چھت پر لوہے کے راڈوں کے ساتھ تعمیر کیا جاتا ہے جس کے اردگرد مضبوط کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے اور چند خوبصورت گیٹ دخول و خروج کے لیے بنا دیئے جاتے ہیں۔ ان کے نیچے لکڑی کے تختے لگا کر زمین سے اونچا کیا جاتا ہے تا زمین کی نمی بیٹھنے والوں کو تنگ نہ کرے اور بارش کی صورت میں پانی اندر آکر حاضرین کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔لکڑی کے تختوں پر مختلف رنگوں کے کارپٹ بچھا دیے جاتے ہیں جو مختلف قسموں کی تقسیم کی نشاندہی کا کام بھی کرتے ہیں۔ جیسے مین اسٹیج کے سامنے والے حصے پر گرین کارپٹ ہوتا ہے اور اس کو گرین ایریا کہا جاتا ہے اور گرین ایریا کے ہی نام سے پاسز جاری ہوتے ہیں۔ جلسہ کے تیسرے دن ہونے والی عالمی بیعت کے انتظامات اسی گرین ایریا میں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیلے رنگ وغیرہ کے کارپٹس سے مختلف جگہوں کی تمیز ہو رہی ہوتی ہے۔ جیسے Reserve ایریا کے نیچے اس دفعہ نیلے رنگ کا کارپٹ تھا۔

اے سی (ایرکنڈیشن)

دنیا بھر میں موسم کی تبدیلیوں کی وجہ سے حدّت بڑھ رہی ہے اور برطانیہ بھی گرمی کی لپیٹ میں رہتا ہے۔ چنانچہ کچھ سالوں سے کسی فرم کے ذریعہ پنڈال میں AC کا انتظام کروایا جاتا ہے۔ اس دفعہ چونکہ موسم گرم تھا اس لئے AC کے ذریعہ زنانہ و مردانہ مارکیز میں خوشگوار ماحول پیدا کیا گیا تھا۔

اسٹیج کی خوبصورتی

ہمارے قارئین نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اسٹیج کی خوبصورتی کو دیکھ لیا ہو گا۔ ایک وسیع و عریض اسٹیج ہر دو مارکیوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔جس کے کناروں پر اس دفعہ ٹیوب لائٹس لگا کر ایک خوبصورت بارڈر بنایا گیا تھا جس سے اسٹیج کو خوبصورتی ملی یوں کہ اسٹیج جگ مگ ہوتا دکھائی دیتا رہا۔ اور پھر اس کے اندر گملوں میں پھول نظر آرہے تھے۔ روسٹرم پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اور جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء لکھا ہوا تھا۔

اسٹیج کی ایک اہم خوبصورتی اس کی Back Screen ہوتی ہے جو بہت محنت سے تیار کی جاتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ اسے ہاتھوں سے تیار کیا جاتا تھا۔جس میں بہت سے ڈیزائینرز اور مکینک حصہ لے رہے ہوتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ نماز کے دوران جب سامنے لکھے ہوئے الفاظ سے توجہ ہٹنے کا مسئلہ پیدا ہوا تھا تو پہلے پہل لکڑی کے تختوں کے ساتھ مین اسکرین کے نچلے حصے کو Cover کر دیا جاتا تھا تا امام اور مقتدیوں کی نظر اسکرین پر نہ پڑے۔ پھر جھالر نما پردوں کے ذریعہ مین اسکرین کو Cover کیا جاتا رہا۔ مگر امسال یہ اسکرین ڈیجیٹل تھی۔جس کے دونوں اطراف میں دو عدد بغلی اسکرینیں مین اسکرین کی معاونت کر رہی تھیں۔ ان کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی کہ ہر پانچ اسکرینوں پر وقفے وقفے سے مٹیریل بدل جاتا تھا جو ایک حسن بھی پیدا کر رہا تھا اور ناظرین کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول رکھتا تھا اور دوسری بڑی خوبی یہ تھی کہ الیکٹرانک ہونے کی وجہ سے نمازوں کے اوقات میں اسکرین بالکل صاف ہو جاتی تھی صرف گولڈن پٹی کے حاشیہ اسکرین پر نظر آتے تھے تا نمازی کامل خشوع و خضوع سے نمازیں ادا کرسکیں۔

ان ڈیجیٹل اسکرینز کی مزید تفصیل یہ ہے کہ مین درمیانی اسکرین پر سب سے اوپر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اور نیچے سورۃ الفتح کی آیت نمبر 11 یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ لکھا ہوا تھا۔ اس کے نیچے دنیا کا نقشہ تھا جس

میں Dots تھے جو تین مراکز مکہ، مدینہ اور قادیان کی عکاسی کر رہے تھے اور بار بار اس نقشہ کی جگہ خانہ کعبہ، مسجد نبویؐ اور منارۃ المسیح قادیان کے مناظر نظر آنے لگتے تھے۔ ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بہت عمدہ کیلی گرافی میں لکھا ہوا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو بار بار appear ہوتی رہی۔ جس کے نیچے الہام لکھا ہوتا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ نیز اس کی تھیم میں چھ براعظموں میں جہاں جہاں جماعتی مشن قائم ہیں وہاں dots سے نشاندہی کی گئی تھی۔ دونوں بغلی اسکرینوں پر بہت خوبصورتی سے اللہ لکھا ہوا تھا جس کے نیچے دنیا بھر کی زبانوں میں وقفے وقفے سے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کا ترجمہ ظاہر ہوتا رہا۔ باہر والی اسکرین پر کلمہ طیبہ آویزاں تھا اور جلسہ سالانہ 2022ء لکھا ہوا تھا۔

یہاں اس حوالہ سے اس اہم امر کا اظہار ازدیاد ایمان کا باعث ہو گا کہ پاکستان میں احمدیوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیجز نوچے گئے۔ احمدیہ مساجد پر لکھے کلمہ طیبہ کو ہتھوڑوں سے توڑا گیا اور ایم ٹی اے و دیگر احمدیہ اخبارات و رسائل پر جب خانہ کعبہ کی تصاویر شائع ہوتی تھیں تو نام نہاد علماء کو یہ بھی اعتراض رہا کہ قادیانیوں کا کیا حق ہے کہ وہ ہمارے شعار کو استعمال کریں۔ مگر آج جلسہ سالانہ کی ان اسکرینز کے ذریعہ کروڑوں تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تشہیر ہوئی اور خانہ کعبہ کی تصویر کو جماعت احمدیہ نے اپنے اس عالمی پلیٹ فارم کے ذریعہ نشر کیا اور شعار اسلامی سے ہماری عیاں محبت کے اظہار کا ذریعہ ہوا۔ کسی دوست نے کیا خوب ترتیب دیا اس ساری تھیم کو کہ خانہ کعبہ کی مناسبت سے اس کی تصویر آتے ہی آیت کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ لکھا نظر آتا۔ اور حضور ﷺ کا نام مبارک ظاہر ہوتے ہی حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر نظروں کی زینت بنتا رہا کہ

اس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پنڈال کے ذکر میں اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ اس کی دونوں اطراف میں مختلف تربیتی و تبلیغی عبارتوں کے بینرز مزین تھے۔ جبکہ سٹیج کے سامنے دیوار پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بہت بڑے بینر پر لکھا ہال کی زینت و خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا نیز چھت کے ذریعہ لمبے رُخ کے بینرز بھی ہال کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔

ٹی وی اسکرینیں

مین مارکی مردانہ اور زنانہ کی ایک خوبصورتی یہ تھی کہ اسٹیج کے ساتھ دائیں طرف ایک بہت بڑی اسکرین پر پروگرام نشر ہو رہے تھے۔ مین مارکی کے پچھلے حصہ میں بیٹھنے والوں کے لئے دائیں بائیں ہر دو اطراف میں پھر دو بڑی اسکرینز تھیں جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ ان کے علاوہ بڑی اسکرین والے ٹی وی تو جگہ جگہ پنڈال میں نظر آئے۔ ایک بہت بڑی اسکرین کا انتظام پنڈال سے باہر گراؤنڈ میں بھی تھا۔ تا جلسہ گاہ سے باہر بیٹھنے والے دوست اور خواتین استفادہ کر سکیں نیز ایسے دفاتر میں ٹی وی رکھوائے گئے تھے جہاں 24 گھنٹے ڈیوٹی والے افراد موجود ہوتے تھے۔

ان ٹی وی اسکرینز پر جو چیز اس دفعہ نمایاں طور پر دیکھنے کو ملی۔ وہ مقرر کو تقریر کرتے اور سامعین کو گاہے بگاہے دکھلانا تو تھا ہی، مقرر کی تقریر میں اہم اقتباسات کو جلی الفاظ میں اسکرین پر دکھلایا جاتا رہا نیز جس شخصیت یا مقام کے بارے بات ہو رہی ہوتی اس کی فوٹو فوری طور پر اسکرینز پر Appear ہو جاتی تھیں۔ جس سے ایک سامع کی تقریر کے content کی طرف مکمل توجہ رہتی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اسیری کا ذکر مقرر نے کیا تو حضور انور کی اسیری کی فوٹوز ٹی وی اسکرین پر نمایاں طور پر نظر آنے لگیں۔ جس سے خلافت کے ساتھ ایک احمدی کی محبت کا اضافہ ہوا۔

شُو ریکس

مارکی کے اندر ایک نئی چیز جو دیکھنے کو ملی وہ جوتے رکھنے کے لئے اسٹیل کے خوبصورت شو ریکس تھے۔ جن کے اندر چڑے کی تہیں جوتے رکھنے کے لئے تھیں۔ ان کا فائدہ یہ ہوا کہ جوتوں کی وجہ سے ایک تو کارپٹ نمازوں کی ادائیگی کے لئے صاف رہے اور دوم نمازوں کے دوران جوتے سامنے نظر نہ آئے۔

مین مارکیز کے ساتھ بغلی مارکیز

ہر دو مارکیز زنانہ و مردانہ کے ساتھ باہر چھوٹی مارکیز کا انتظام تھا جن میں کارپٹ بچھے ہوئے تھے۔ جہاں صحت کے حوالے سے معذور افراد یا چھوٹے بچوں کے ساتھ احباب نے جلسہ کی کارروائی سنی۔

Zip Line Camera

یہ بھی ایک جدت تھی جو جلسہ سالانہ کے دوران دیکھنے کو ملی۔ اس سے قبل کرین کے ذریعہ Vast view کو capture کیا جاتا تھا۔ لیکن اس دفعہ ایسے کیمرے کا انتظام تھا جو لفٹ یا کیبن کی طرح تاروں پر بسا اوقات دوڑتا ہوا اور بسا اوقات چلتا ہوا تمام views کو capture کر کے انتظامیہ کو مہیا کرتا رہا۔

جلسہ سالانہ میں احباب و خواتین کی جوق در جوق شمولیت

امسال جلسہ سالانہ میں ہر اس شخص کو جس کو covid-19 کی ویکسین کی دو ڈوز لگ چکی ہوں شمولیت کی اجازت تھی۔ ایک وقفے کے بعد یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس لیے برطانیہ سے دوست احباب نے جوق در جوق شمولیت کی۔ حدیقۃ المہدی آنے والی تمام Roads پر کاروں کی لمبی لمبی قطاریں نظر آئیں۔ مجھے بتایا گیا کہ بعض کاروں کو منزل مقصود تک پہنچنے میں ڈیڑھ سے دو گھنٹے کا انتظار کرنا پڑا۔

جہاں تک جلسہ گاہ کا تعلق ہے۔ پنڈال کی طرف قریباً ہر وقت ہی بالخصوص کوئی سیشن شروع ہونے سے قبل جوق در جوق لوگوں کو آتے دیکھا۔ مجھے پاکستان میں فیکٹری میں صبح کام پر جانے والے ورکرز کی طرح احباب تیز قدموں کے ساتھ پنڈال کی طرف بڑھتے نظر آئے۔

ماسک کی بستی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی تعمیل میں ہر شامل جلسہ خواہ وہ مرد تھا، عورت تھی، بچہ تھا، بچی تھی، نے چہرے پر ایک ماسک پہن کر رکھا۔ ہر طرف ماسک ہی ماسک نظر آتے تھے۔ کسی دوست نے کیا خوب تبصرہ کیا کہ ماسک کی بستی معلوم ہوتی ہے۔ بعض کو ناک کور کرنے سے الجھن بھی ہوتی تھی۔ سانس کا بھی مسئلہ ہوتا تھا۔ لیکن انہوں نے حتی الوسع حضور انور کی ہدایت کی تعمیل کی۔ جلسہ گاہ کے اندر بچے اور بڑے یہ بینر اٹھائے نظر آئے۔

Please wear your face Mask

جہاں یہ ماسک کی بستی نظر آئی وہاں ڈیوٹی پر متعین خدام، لجنہ و ناصرات کے کندھوں کے قریب بیجز (جس کو ہم اپنی زبان میں بلے بولتے ہیں) لگے نظر آتے۔

اسکیننگ اور سیکیورٹی کا انتظام

سیکیورٹی اور اسکیننگ کا بہت اعلیٰ نظام دیکھنے کو ملا۔ جلسہ گاہ کے تمام اطراف سے داخلی راستوں پر مردانہ اور زنانہ کا الگ الگ انتظام تھا۔ جس میں نوجوان خدام اور بچیاں ہمہ وقت ڈیوٹی پر مستعد نظر آئیں۔ طریق کار یہ تھا کہ داخلی راستے سے پہلے ہر فرد کو یہ یقین کرانا ہوتا تھا کہ وہ گھر سے کرونا ٹیسٹ کر کے آیا ہے۔ تب اس کے AIM Card یا انتظامیہ کی طرف سے جاری ٹکٹ پر کرونا فری کی Chip لگا دی جاتی تھی۔ جو تین دن

تک قابل عمل رہی۔ اور اگر کوئی مرد یا خاتون گھر سے ٹیسٹ نہیں کر کے آیا تو اس کا ٹیسٹ کر کے chip لگا دی جاتی۔ اس Chip کے ساتھ ہر ایک کو مین انٹرنس سے داخلے کی اجازت ہوتی۔ اگر اس کے پاس کوئی بیگ، پرس، یا موبائل فون ہوتا تو اس کو الگ سے اسکیننگ مشین سے گزارا جاتا۔ یوں ائیر پورٹ کی چیکنگ جیسا نظارہ دیکھنے کو ملتا۔ مین مارکی میں داخلے سے قبل ٹمپریچر چیک کرنے کے لئے آٹو میٹک مشینیں آویزاں تھیں جن کے سامنے کھڑے ہو کر ٹمپریچر چیک کر کے اندر گزارا جاتا تھا یہاں بھی واک تھرو گیٹس کا انتظام تھا۔

جلسہ گاہ اور اس کے اطراف میں بھی سیکیورٹی پر مامور نوجوان اور بچیاں ہمہ تن، ہمہ وقت نظر آئیں۔ جہاں تک پنڈال کا تعلق تھا تو پنڈال کی ہر سیشن سے قبل سیکیورٹی چیک ہوتا۔ بالخصوص سٹیج اور اس کا قریبی حصہ۔ حتیٰ کہ Hire کی گئی ایک فرم کے ذریعہ Sniff کتوں سے بھی کام لیا گیا اور جراثیم کے خاتمہ کے لئے Spray بھی بار بار ہوتا دیکھا گیا۔

ہومیوپیتھی ادویات کا استعمال

کرونا سے بچاؤ کی حضرت صاحب کی تجویز کردہ ہومیو پیتھی ادویات جلسہ گاہ داخلے کے وقت ہر شامل جلسہ کو دی گئیں۔

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

تین ایمان افروز واقعات

خاکسار کو Reseve کرسیوں کا پاس جاری ہوا تھا۔ جس کا انکلیو سٹیج کے بالکل قریب بائیں طرف تھا۔ اس کے اردگرد نوجوان خدام چاک وچوبند ڈیوٹی دے رہے ہوتے تھے۔ انکلیو سے کسی دوست نے ڈیوٹی پر کھڑے خادم سے قریب سے گزرنے والے دوست کو بلوانے کو کہا۔ ڈیوٹی پر متعین نوجوان نے کہا کہ

I can't move from here,I am on duty

تاہم اس نوجوان نے کسی اور کو کہہ کر مطلوبہ شخص کو بلوا دیا۔

• اسی طرح انکلیو سے ایک دوست نے ڈیوٹی پر مامور نوجوان کو اپنے موبائل سے Snape لینے کی درخواست کی۔ اس نوجوان نے یوں جواب دیا۔

I can't do that right now.I am on duty

• اس سے ملتا جلتا واقعہ جلسہ گاہ سے اگلے روز مسجد مبارک اسلام آباد میں اس وقت دیکھنے کو ملا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ظہر وعصر کی نمازوں کی امامت کے لئے تشریف لانے والے تھے اور نمازوں کے بعد حضور انور نے نکاحوں کا اعلان فرمانا تھا۔ محراب کے پاس روسٹرم ذرا ٹیڑھا تھا۔ کسی عہدیدار نے سیکیورٹی پر مامور عملہ حفاظت کے ایک دوست سے اسے سیدھا کرنے کو کہا۔ عملہ حفاظت کے اس دوست نے دو خدام کو اشارہ کر کے بلوایا تا وہ اسے سیدھا کر دیں اور خود اپنی ڈیوٹی پر کھڑا رہ کر نگرانی کرتا رہا۔

اللہ اکبر! یہ وہ واقعات ہیں جن سے ملتے جلتے واقعات آج سے 1500 سال قبل آنحضور ﷺ کے دور میں ملتے ہیں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مبارک پیش گوئی کو بار بار پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

آنحضورؐ کے دور میں اس سے ملتے جلتے واقعات

• حضرت طلحہؓ احد کے دن حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے اور آپؐ سے موت پر بیعت کی۔ مالک بن زُہَیر نے رسول اللہ ﷺ کو تیر مارا تو حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بچایا۔ تیر ان کی چھوٹی انگلی میں لگا جس سے وہ بے کار ہو گئی۔ جس وقت انہیں تیر لگا، جو پہلا تیر لگا تو تکلیف سے ان کی 'سی' کی آواز نکلی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بسم اللہ کہتے تو اس طرح جنت میں داخل ہوتے کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ بہر حال اس روز، تاریخ کی ایک کتاب میں آگے لکھا ہے کہ جنگِ احد کے اس روز حضرت طلحہؓ کے سر میں ایک مشرک نے دو دفعہ چوٹ پہنچائی۔ ایک مرتبہ جبکہ وہ اس کی طرف آ رہے تھے۔ دوسری دفعہ جبکہ وہ اس سے رخ پھیر رہے تھے۔ اس سے کافی خون بہا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 162-163 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء بحوالہ خطبہ جمعہ 13/ مارچ 2020ء)

• حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہؓ نبی ﷺ کے سامنے آپؐ کو اپنی ڈھال سے آڑ میں لیے کھڑے رہے اور حضرت ابوطلحہؓ ایسے تیر انداز تھے کہ زور سے کمان کھینچا کرتے تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ یعنی اتنی زور سے کھینچتے تھے کہ کمان ٹوٹ جاتی تھی اور جو کوئی آدمی تیروں کا ترکش اپنے ساتھ لیے گزرتا تو آنحضرت ﷺ اسے فرماتے کہ ابوطلحہؓ کے لیے پھینک دو یعنی کہ دوسروں کو بھی نصیحت کرتے کہ یہ بہت تیر انداز ہیں۔ اپنے تیر بھی انہی کو دے دو۔ یہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی ﷺ سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ کہتے بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ، نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! سر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپؐ کو لگے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ...الخ حدیث 4064) (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 384-385 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء)

غزوۂ احد میں حضرت ابوطلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے کہ

وَجْهِيْ لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ
وَنَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ

میرا چہرا آپؐ کے چہرے کو بچانے کے لیے ہے اور میری جان آپؐ کی جان پر قربان ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 4 مسند انس بن مالک حدیث: 13781 عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء، بحوالہ خطبہ جمعہ 31 جنوری 2020ء)

• جب غار ثور تک پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ ابھی یہاں ٹھہریں پہلے مجھے اندر جانے دیں تا کہ میں اچھی طرح غار کو صاف کر لوں اور کوئی خطرے کی چیز ہو تو میرا اس سے سامنا ہو۔ چنانچہ وہ اندر گئے اور غار کو صاف کیا، جو بھی سوراخ اور بل وغیرہ تھے ان کو اپنے کپڑے سے بند کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ کی ران پر سر رکھ کر لیٹ گئے اور ایک سوراخ جس کے لیے کپڑا نہ تھا یا شاید اس وقت نظر نہ آیا ہو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔

روایت میں ہے کہ اسی سوراخ سے کوئی بچھو یا سانپ وغیرہ ڈستا رہا لیکن حضرت ابوبکرؓ اس ڈر سے کہ اگر کوئی حرکت کی تو نبی اکرم ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہو گا جنبش نہ فرماتے۔

یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنکھ کھولی تو حضرت ابوبکرؓ کے چہرے کی بدلی ہوئی رنگت کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے تو انہوں نے ساری بات بتائی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک وہاں لگایا اور اس کے بعد پاؤں ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

(شرح الزرقانی جلد 2 صفحہ 121 باب ھجرۃ المصطفیٰ و اصحابہ الی المدینۃ۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء، بحوالہ خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2021ء)

• براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لیے ہم پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے تیر اندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہما کی ماتحتی میں (پہاڑی پر) مقرر فرمایا تھا اور انہیں یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم لوگ دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے، تم لوگ ہماری مدد کے لیے نہ آنا۔ پھر جب ہماری مڈبھیڑ کفار سے ہوئی تو ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں پہاڑیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جا رہی تھیں، پنڈلیوں سے اوپر کپڑے اٹھائے ہوئے، جس سے ان کے پازیب دکھائی دے رہے تھے۔ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہما کے (تیرانداز ساتھی کہنے لگے کہ غنیمت غنیمت۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا (اس لیے تم لوگ مال غنیمت لوٹنے نہ جاؤ) لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو ہار ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہو گئے۔

(بخاری کتاب المغازی۔ باب غَزْوَةُ أُحُدٍ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

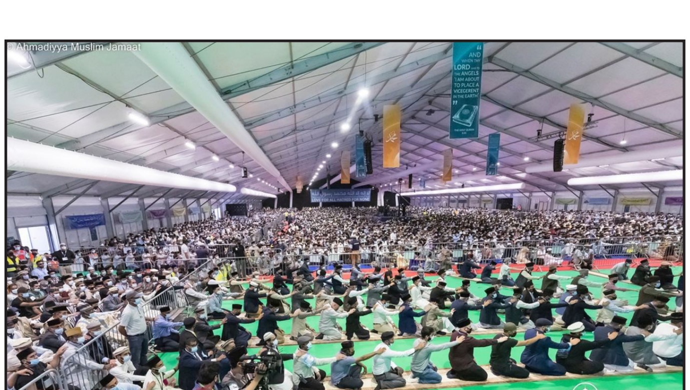

عالمی بیعت

جیسا کہ خاکسار اوپر لکھ آیا ہے کہ یہ اہم Event گرین ایریا میں تیسرے روز ظہر وعصر کی نمازوں سے قبل ہوتا ہے۔اس دفعہ مورخہ 7اگست 2022ء کو سوا ایک بجے حضور انور کی مارکی میں آمد اور گرین ایریا میں رونق افروز ہونے کے بعد شروع ہوا۔

Covid-19 کی وجہ سے اس دفعہ بیعت کرنے والوں کی ترتیب مختلف تھی۔حضرت صاحب کے دست مبارک پر چھ براعظموں کے نمائندوں کی بجائے پاکستان سے آئے مرکزی مہمان مکرم ملک خالد مسعود صاحب نے ہاتھ رکھ کر ساری دنیا کی طرف سے نمائندگی کی۔آپ کی پشت پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے اپنے ہاتھ رکھ کر خلیفۃ المسیح سے اپنا جسمانی تعلق جوڑا۔

اس کے پیچھے 22سطور تھیں جس پر وکالت تبشیر کے جاری کردہ کارڈز کے مطابق احباب بیٹھے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے انگریزی اور پھر اردو زبان میں بیعت لی۔ امسال کسی اور زبان میں ترجمہ نہیں کیا گیا۔

امسال بیعت کرنے والوں میں ایک لاکھ 76 ہزار 836 سعید روحیں شامل تھیں جن کا تعلق 109 ممالک کی 160 سے زائد قوموں سے تھا۔اس دفعہ بیعت کے اختتام پر سجدہ شکر کی جگہ اجتماعی دعا ہوئی۔

حضور انور کے خطابات اور تقاریر

ہمارے جلسوں اور اجلاسات کی اصل رونق اور مرکز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور خطبات ہوتے ہیں جنہیں احباب جماعت بہت دور دور سے آ کر سنتے اور روحانی لذت محسوس کرتے ہیں اور ان میں ملی ہدایات کو اپنے دلوں میں اتارتے ہیں۔اس کا نظارہ کرنا ہو تو جلسہ سالانہ کے دوسرے دن لجنہ سیشن اور تیسرے دن کا آخری خطاب حضور انور کو دیکھیں جب حدیقۃ المہدی کی طرف آنے والے تمام راستوں پر گاڑیوں کی قطاریں نظر آتی ہیں۔جلسہ گاہ کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں اور پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔

حضور کے تمام خطاب سوشل میڈیا پر فوراً جگہ پاتے ہیں اور بار بار نشر ہونے اور شیئر ہونے لگتے ہیں۔ان کے خلاصہ جات تیار ہو کر سوشل میڈیا پر پھیل جاتے ہیں۔

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل خطاب تھے۔

1۔خطبہ جمعہ

2۔ افتتاحی خطاب

3۔ لجنہ سیشن سے خطاب

4۔ دوسرے دن کا خطاب

5۔ اختتامی خطاب

اس کے علاوہ درج ذیل چار دوستوں نے اردو اور تین دوستوں نے انگریزی میں تقاریر کیں۔

1۔مکرم فرید احمد نوید پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا (اردو)

2۔مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز (اردو)

3۔مکرم فضل الرحمٰن ناصر استاد جامعہ احمدیہ یوکے (اردو)

4۔مکرم مولانا عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن (اردو)

5۔مکرم محمد ابراہیم اخلف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یوکے (انگریزی)

6۔مکرم ایاز محمود خان مربی سلسلہ (انگریزی)

7۔مکرم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ (انگریزی)

مقررین نے اپنی تقاریر کو نہایت محنت سے تیار کیا تھا۔انگلش مقررین کی انگریزی بھی بہت سہل و آسان اور عام فہم تھی۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ

نظمیں

مردانہ مارکی میں 5 سیشن میں 9 نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔

حضور انور کے افتتاحی خطاب سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام اور اختتامی خطاب سے قبل عربی کلام پڑھا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات

جلسہ سالانہ کے درمیانے دن 6اگست 2022ء کو لجنہ کا الگ سیشن ہوا۔جس کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

اس سیشن میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1۔مکرمہ ڈاکٹر ملیحہ منصور معاونہ صدر واقفات نو (انگریزی)

2۔مکرمہ میلیسا احمدی (نو مبائعہ) (انگریزی)

3۔مکرمہ ڈاکٹر فریحہ خان صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ (اردو)

تعلیمی اعزازات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دور میں اعلیٰ نمبروں سے کوئی ڈگری لینے والوں میں سونے کے تمغے دینے کا سلسلہ شروع فرمایا تھا۔ایک توقف کے بعد یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی جاری فرمایا اور خلافت خامسہ میں بھی یہ تسلسل جاری ہے۔خلیفہ وقت اپنے مبارک ہاتھوں سے یہ تمغے طلبہ و طالبات میں تقسیم فرماتے ہیں جلسہ کے درمیانے دن لجنہ سیشن میں طالبات کو تمغہ حضرت امتہ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ گلے میں پہناتی

ہیں جبکہ حضور انور سند اور قرآن کریم کا تحفہ طالبات کو عطا فرماتے ہیں۔ مردوں میں جلسہ سالانہ کے آخری سیشن سے قبل حضور انور طلبہ میں تمغات و انعامات تقسیم فرماتے ہیں۔

امسال یہ تمغات بوجوہ تقسیم نہیں ہوئے مگر نام اور کامیابی کا اعلان ہر دو اطراف میں ضرور ہوئے۔ لجنہ میں 194اور طلبہ میں 162خوش نصیب طلبہ و طالبات کے ناموں کا اعلان ہوا۔ یہ فہرست کسی وقت الفضل آن لائن میں شائع کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے۔

دوران سال وفات پا جانے والے مرحومین کا ذکر خیر

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کے جو مقاصد بیان فرمائے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ دوران سال جو مخلصین اس دنیا سے کوچ کر جائیں انکا ذکر خیر کر کے دعا کی درخواست کر دی جائے۔ اس دفعہ دوران سال وفات پانے والے مرحومین کی فہرست مکرم محمود احمد ملک نے پڑھ کر سنائی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ان مرحومین کی فہرست الگ سے آئندہ دنوں میں شائع کر دی جائے گی۔

الفضل آن لائن کا خطاب میں ذکر

پیارے حضور نے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن جہاں جماعتی ترقیات اور اداروں کی کارگزاری کا ذکر فرمایا تو وہاں روز نامہ الفضل آن لائن کی ترقیات اور کارگزاری کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا

”روزنامہ الفضل آن لائن شائع ہو رہا ہے یہاں سے۔انسٹاگرام اور ٹوئیٹر اور فیس بک کے ذریعہ سے۔اس کی بھی کہتے ہیں فیس بک اسٹیٹس اور پی ڈی ایف کے ذریعے چار لاکھ سے زائد تک پہنچ چکی ہے قارئین کی تعداد“

اس کے علاوہ 2000 کی تعداد میں بروشرز بھی مردانہ حصہ میں تقسیم کروائے گئے۔

پارکنگ

گزشتہ سالوں تک کاریں حدیقۃ المہدی کے قریب واقع کنٹری پارکنگ میں پارک کروائی جاتی رہیں اور وہاں سے ڈبل ڈیکر بسوں کے ذریعہ سواریاں جلسہ گاہ تک پہنچائی جاتی تھیں۔اس دفعہ یہ سہولت میسر نہ تھی بلکہ تمام کاروں اور گاڑیوں کو حدیقۃ المہدی تک acess دیا گیا تھا اور یوں جہاں انسانوں کا ایک شہر بسا نظر آتا تھا۔ وہاں کاروں کی لمبی لمبی قطاریں نظر آئیں۔ہر انکلیو میں قطاروں میں لگی کاریں ایک خوش نما منظر پیش کر رہی تھیں۔ ہمارے نوجوان خدام گاڑیوں کو پارک کروانے کے

لئے ہمہ تن مستعد نظر آئے اور شاملین جلسہ سے دعائیں لیں کیونکہ شدید دھوپ میں مستقل کھڑے وہ خدمات بجالا رہے تھے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

گزشتہ سالوں میں شاملین جلسہ کو جو ایک تنگی کا سامنا کرنا پڑتا تھا وہ یہ تھی کہ جب کبھی بھی جلسہ کے ایام میں بارش برستی تو حدیقۃ المہدی کی کار پارک چونکہ کچی زمین پر ہے اس وجہ سے وہاں کیچڑ بن جاتا تھا اور اس کیچڑ میں پھر گاڑیاں پھنس جاتی اور ان کو وہاں سے نکالنا انتظامیہ کے لئے ایک چیلنج بنا رہتا۔

امسال حضور انور کی ہدایت پر جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے مستقل بنیادوں پر اس مسئلہ کا حل کرتے ہوئے پورے جلسہ گاہ کے احاطہ میں زمین کے نیچے تقریباً ڈیڑھ میٹر کی گہرائی پر PVC Pipes بچھائے ہیں۔ اس پراجیکٹ میں کام کرنے والے ایک انجینئر مکرم نیر احمد صاحب نے بتایا کہ یہ پائپس دس دس میٹر کے فاصلہ پر پورے جلسہ گاہ میں بچھائے گئے ہیں تا کہ بارش کا پانی اکٹھا ہوکر شاملین جلسہ کیلئے کسی قسم کی تنگی کا باعث نہ بنے۔موصوف نے بتایا کہ یہ پائپس چوڑائی میں 112 ملی میٹر ہیں اور ان کے اوپر بجری ڈالی گئی ہے تا کہ بارش کا پانی فوری بجری سے گزرتا ہوا ان پائپس میں چلا جائے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جلسہ گاہ کے تحت پائپس کے اس وسیع و عریض نیٹ ورک کا ایک مفصل نقشہ بھی تیار کیا گیا ہے تا کہ آئندہ اگر کسی ایک خاص حصہ پر کام کرنا پڑے تو کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ ہو۔

مین اسٹریم کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی

دورثانی کے حوالہ سے پیشگوئیوں میں سے ایک یہ پیشگوئی تھی کہ امام مہدی بہت دور بیٹھے اپنے حواریوں کو دیکھ سکے گا اور حواری امام مہدی کی آواز سن سکیں گے اور امام مہدی کا دیدار بھی کرسکیں گے۔ اس پیشگوئی کی تکمیل ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہو رہی تھی۔ ایم ٹی اے کے آغاز پر تو صرف خلیفۃ المسیح اور ان کے سامنے بیٹھے لوگوں کا دنیا بھر میں پھیلے افراد جماعت دیدار کر رہے تھے۔ پھر قادیان کے جلسہ سالانہ پر جلسہ سالانہ قادیان کے نظارے بیک وقت ساری دنیا میں دیکھے جانے لگے۔ ایک طرف جلسہ سالانہ قادیان کی کارروائی اور دوسری طرف خلیفۃ المسیح کی صدارت میں لندن سے جلسہ سالانہ کی کارروائی بیک وقت دیکھنے کو ملتی رہی۔ اس کے بعد خلافت جوبلی کی مرکزی تقریب اور کئی ایک مواقع پر مین اسٹریم کے ذریعہ مختلف ممالک میں اپنے اپنے مرکز یا مساجد میں بیٹھ کر لندن میں جاری کاروائی میں شامل ہوتے رہے۔سو سالہ شوریٰ کے انعقاد پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا۔ یہ صورت This week with Hazoorمیں بھی دیکھنے کو ملی۔

اس دفعہ الحمدللہ جہاں دنیا بھر میں انفرادی طور پر احباب نے اپنے گھروں میں جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کیا وہاں 53 ممالک میں جماعتی سطح پر اپنے مراکز اور مساجد میں بیٹھ کر جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث ٹھہرے۔ ان ایمان افروز نظاروں کو ہم جلسہ گاہ میں لگی اسکرینوں پر دیکھتے اور محظوظ ہوتے رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے درج ذیل دعا کی:

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(اشتہار 7دسمبر 1882ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 342)

ایک وقت تھا کہ یہ دعا صرف اور صرف مرکز پہنچ کر جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں قبول ہوتی تھی۔ ممکن ہے کہ ارادہ باندھ کر شامل نہ ہونے والوں کے حق میں بھی قبول ہو جاتی ہو لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ دائرہ وسیع ہو کر ساری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ جو شخص بھی اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر کرے گا خواہ وہ سفر مرکزی طور پر مراکز یا مساجد میں پہنچ کر اجتماعی طور پر جلسہ کی کارروائی سننے سے تعلق رکھے یا اپنے اپنے گھروں میں اپنے بیڈ رومز سے پارلرز (جہاں ٹی وی پڑا ہے) تک پہنچنے کے لئے چند قدم کا سفر کیوں نہ ہو۔ ان کے حق میں دعا قبول ہوتی ہے۔

عالمی السلام علیکم

جلسہ سالانہ برطانیہ کے اسٹیج سے بے شمار دفعہ السلام علیکم کا تحفہ دنیا بھر کو جاتا رہا۔جس پر وہ وعلیکم السلام کی دعا دیتے ہوں گے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ، خطابات اور نمازوں کی ادائیگی کے لئے جب بھی پنڈال میں تشریف لاتے رہے تو آتے اور جاتے اور روسٹرم پر نمودار ہوتے بلند آواز سے ’’السلام علیکم‘‘ کا تحفہ حاضرین کو پیش کرتے رہے تو حاضرین بلند آواز میں وعلیکم السلام کہہ کر اپنے آقا کی نہ صرف سلامتی والی دعا کو قبول کرتے رہے بلکہ اپنی طرف سے بھی سلامتی کا تحفہ پیش کرتے رہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہم میں سے بہت سے دوست وقت سے قبل پنڈال میں صرف اس لئے تشریف فرما ہوتے کہ اپنے پیارے آقا سے سلامتی کی دعائیں لیں۔

لوائے احمدیت اور مختلف ممالک کے جھنڈوں کا لہرانا

مردانہ مارکی کے سامنے حسب سابق ان ممالک کے جھنڈے لہرائے گئے جن میں احمدیت داخل ہو کر مضبوطی سے اپنے پاؤں گاڑ چکی ہے۔

مورخہ 5اگست کو پہلے سیشن کے آغاز پر شام 4:25 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چبوترے پر قدم رنجہ فرمایا۔جس پر لوائے احمدیت اور برطانیہ کا جھنڈا تھا۔حضور انور نے لوائے احمدیت اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔ اس دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

Dignitaries اور معروف سماجی و ملکی شخصیات کا اظہار خیال

جلسہ سالانہ کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ ملک کے مشہور و معروف سماجی شخصیات، میئرز، دیگر وزراء و حکومتی نمائندے جلسہ سالانہ پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ امسال Covid-19 کی وجہ سے ان dignitaries کو فزیکلی تو نہ بلوایا گیا لیکن انہوں نے اپنے آڈیو اور وڈیو پیغامات ریکارڈ کروا کر بھجوائے جن میں جماعت احمدیہ کی ترقیات، خدمات، امن و آتشی کی تعلیمات کو اور احمدیوں کے اخلاق کو سراہا گیا۔ یہ پیغامات دوسرے اور تیسرے دن مکرم رفیق احمد حیات امیر جماعت یو کے کی صدارت میں سنائے اور دکھائے گئے۔ ان پیغامات میں وزیر اعظم برطانیہ، وزیر خارجہ نے حکومت برطانیہ کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ اس پروگرام کا ایک حسن یہ تھا کہ ان سماجی شخصیات میں بعض خواتین بھی تھیں جن میں بعض پاکستانی لباس میں ملبوس، پردہ کئے ہوئے تھیں اور پیغام کا آغاز السلام علیکم کہہ کر کرتی رہیں۔ ان میں سے اکثر نے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت جماعت کی خدمات کو سراہا۔

جلسہ گاہ کی تشہیر

ہمیں پاکستان میں حکومتی سطح پر جلسہ سالانہ کرنے کی اجازت نہیں۔ تاہم بیرون پاکستان قریباً تمام ممالک میں نہ صرف جلسے کرنے کی اجازت ہوتی ہے بلکہ نجی و سرکاری میڈیا کے پلیٹ فارم پر جلسوں کی تشہیر کے مواقع بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ میں اپنے ایک آرٹیکل میں لکھ آیا ہوں کہ 2019ء میں مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں جلسہ سالانہ سیرالیون میں شمولیت کا موقع ملا تو لنگے ائیر پورٹ پر Land کرنے کے بعد فیری کے ذریعہ سمندر پار کر کے مشن ہاؤس فری ٹاؤن پہنچنا تھا۔تو فیری میں خاکسار کو جلسہ سالانہ بو کے اعلانات سننے کو ملے۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے پاکستان میں کسی پارٹی کو اپنے کسی اجلاس کی تشہیر کرنی ہو تو جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یوں ہی اعلان کرنے والا کہہ رہا تھا کہ چلو چلو Bo چلو۔ الحمد للہ

مجھے اس دفعہ جلسہ گاہ برطانیہ تک پہنچنے کے لئے مختلف اطراف کے راستے دیکھنے کا موقع ملا۔ کیونکہ ٹم ٹم یا waze راستے سے لے کر جاتا ہے جس پر رش نہ ہو تو تمام راستوں پر قریباً چار پانچ میل تک ہر چوراہے، گول چکر اور اہم جگہوں پر پیلے رنگ کے بورڈ نظر آتے رہے تھے جن پر جلسہ گاہ کی directionواضح طور پر درج تھیں اور وہ سائن بورڈ رہنما بورڈ تھے جو حکومت کے تعاون سے آویزاں کئے گئے تھے۔

جلسہ ریڈیو

جلسہ سالانہ کا ایک اہم امر ریڈیو جلسہ ہوتا ہے۔ جو ایک Instrumentکے ذریعہ قریباً 5 میل تک سنا جا سکتا ہے۔ جو دوست lateہو جاتے ہیں یا ان کی گاڑیاں رش میں پھنس جاتی ہیں تو FM ریڈیو کے ذریعہ وہ جلسہ کی کارروائی سے حظ اٹھاتے ہیں۔

ایم ٹی اے

اگر ایم ٹی اے کی خدمات کا ذکر نہ کریں تو یہ مضمون ادھورا رہ جائے

گاہ، ایم ٹی اے کا دفتر جو ایک وسیع وعریض مارکی میں بنایا جاتا ہے۔ جلسہ گاہ کی خوبصورتی کا باعث بنتا ہے۔ جلسہ گاہ کے اندر، باہر اور دنیا بھر میں ہر احمدی ایم ٹی اے کا ممنون احسان ہوتا ہے جس کے ذریعہ جلسہ گاہ سے پروگرام کی صوتی لہروں اور تصویری نظروں سے محظوظ ہوتے ہیں اور دنیا بھر سے الفضل آن لائن کو مبارکبادی کے جو پیغامات موصول ہوتے ہیں، ان میں جہاں حضور اقدس کو سلام اور مبارکباد پہنچانے کے پیغامات ہوتے ہیں وہاں ایم ٹی اے والوں کو بھی مبارکباد اور حسین مناظر پیش کرنے پر شکریہ کے پیغامات موجود ہوتے ہیں۔

موسم

امسال تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔ گو گرمی تھی مگر ایک مومن کے اندر جو روحانی گرمائش نے جگہ بنا رکھی تھی اس کے مقابل پر ظاہری گرمی ہیچ تھی۔ پنڈال کے اندر تو اے سی کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار تھا اور پنڈال کے باہر بارش نہ ہونے کی وجہ سے حاضرین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ نہ تھیں۔ الحمدللہ۔

Paves راستے

جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں راستوں کی بہتری کا ذکر فرمایا تھا۔ ہم تمام نے محسوس بھی کیا۔ اس دفعہ راستوں کا انتظام بہت بہتر تھا۔ اس دفعہ بعض جگہوں پر جہاں بارش ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے وہاں کے Pave پر لوہے کی سلائیڈز کا سائز چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ تھا۔ بعض راستے تو تارکول سے مستقل بنا دیئے گئے اور بعض پر کیری وغیرہ ڈال رکھی تھی۔ ٹینکرز کے ذریعہ سڑکوں پر گرد بٹھانے کے لئے پانی کا چھڑکاؤ بھی جاری رہا۔

حضور انور کا قافلہ

جیسا کہ آغاز پر تحریر کیا جا چکا ہے کہ حدیقۃ المہدی کئی سو کنال پر پھیلا رقبہ ہے۔ حضور انور کی رہائش جلسہ گاہ سے کافی دور ہے۔ اس لئے حضور انور کی آمد کار کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جو قافلہ کی صورت میں آتی تھیں۔ اس دفعہ قافلہ میں Land Crusers کا استعمال کیا گیا جو قدرے اونچی ہوتی ہیں اور رف جگہوں سے بھی باآسانی سہولت سے گزر جاتی تھیں۔ قافلے کو چار بائیک Lead کرتے تھے جو چار نوجوانوں نے اپنی ذاتی بائیک حضور انور کے قافلہ کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔

باتھ رومز و ٹائلٹس

کہتے ہیں کہ اگر کسی جگہ کی خوبصورتی کو دیکھنا ہو تو اس کا کچن اور باتھ روم دیکھ کر ان کے رہن سہن کا اندازہ لگا لو۔ اس لئے جب لڑکی کو دیکھنے جاتے ہیں تو لڑکے والے کچن اور ٹائلٹس پر نگاہ ضرور ڈالتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں ٹائلٹس کا انتظام اس دفعہ بہت اچھا تھا۔ ان کی صفائی پر خدام اور مستورات کی طرف بچیاں مامور تھیں جو اپنا نفس مار کر باتھ رومز اور ٹائلٹس کی صفائی کرتی تھیں۔ ٹائلٹس دو طرح کی تھیں۔ ایک تو Self made تھیں۔ مارکی کے اندر چھوٹے چھوٹے لکڑی کے کیبن بنائے گئے تھے۔ جبکہ دوسرے وہ کیبن یا ڈبے تھے جن کے اندر مستقل طور پر ٹائلٹس موجود ہوتی ہیں۔ ان کو جماعت Hire کرتی ہے اور ان کو مختلف جگہوں پر place کیا گیا تھا تا ہر ایک کی approach آسان ہو سکے۔

ٹائلٹس کا فضلہ اور گند ساتھ ساتھ جلسہ گاہ کے ایک طرف کھڑے دو ٹینکرز میں جا رہا تھا جو بھر جانے کے بعد دور کسی جگہ پھینک آتے تھے۔

اس کے علاوہ جگہ جگہ ڈسٹ بن رکھے گئے تھے۔ جس کو شاملین جلسہ نے استعمال کیا اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ صاف ہو جاتے تھے۔ اس لئے کوئی کچرا، ڈبہ یا بوتل کسی جگہ پڑی نظر نہیں آئی۔

لنگر خانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کی بنیاد رکھی۔ آغاز میں مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے رقم بھی نہ ہوتی۔ ایک دفعہ حضرت اماں جانؓ نے اپنا زیور فروخت کیا۔ اب یہ لنگر خانہ 100 سے زائد ممالک میں قائم ہے۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر روٹی پکانے والی مشین مستقل بنیادوں

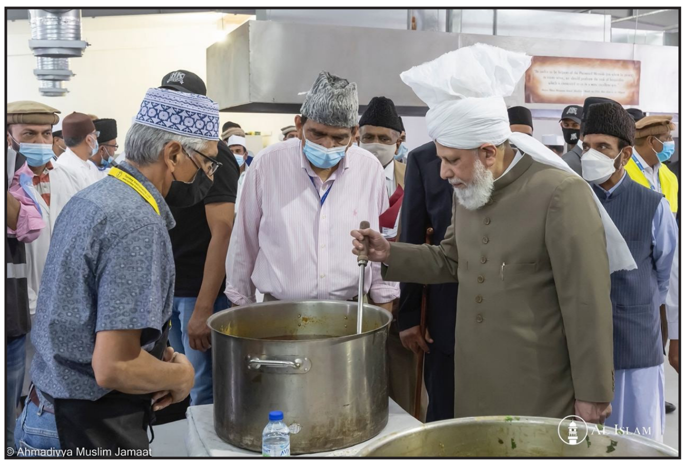

پر نصب ہے جہاں ایک گھنٹہ میں 8000 کے قریب روٹی تیار ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ والے ہال میں دیگوں میں سالن وغیرہ تیار ہو رہا ہوتا ہے۔ معذوروں کے لئے پرہیزی کھانے کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے۔ یہ سارا کام رضاکارانہ ہوتا ہے۔ میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ اتنا لذیذ کھانا کہاں سے پکانا سیکھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے لنگر خانہ میں پیاز وغیرہ کاٹنے سے کام شروع کیا تھا اور cooks کو کھانا تیار کرتے دیکھتا رہا اور اب میں خود کھانا تیار کرتا ہوں۔

کھانے کی مارکیز

لنگر خانہ سے کھانا تیار ہو کر گاڑیوں کے ذریعہ جلسہ گاہ میں لگی کھانے کی مارکیز اور دیگر رہائش گاہوں پر پہنچایا جاتا ہے۔ جلسہ گاہ میں مردانہ و زنانہ ہر دو اطراف پر بہت بڑی بڑی مارکیز لگا کر Dinning Tables لگا رکھے تھے۔ جہاں ایک جم غفیر کھانا کھاتا رہا۔ معذوروں اور ادھیڑ عمر کے لوگوں کے لئے ایک الگ مارکی میں میزوں کے ساتھ کرسیاں بھی رکھی گئی تھیں تا وہ بیٹھ کر آسانی سے کھانا کھا سکیں۔ پرہیزی کھانے والے لوگوں کی الگ مارکی تھی جبکہ تبشیر کے مہمانوں کے لئے بھی الگ سے مارکی موجود تھی۔ ان تمام مارکیز میں 25ہزار لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے فائدہ اٹھایا۔

ان تین دنوں کے علاوہ اسلام آباد اور بیت الفتوح میں بھی لنگر جاری رہا۔ جہاں سے تمام بوڑھوں، خدام، بچوں اور لجنہ کی طرف سے ممبرات اور ناصرات نے رضاکارانہ طور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت جاری رکھی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

چائے، کافی کا انتظام

جماعتی سطح پر الگ سے بوتھ دیکھنے کو ملے۔ جس میں چائے اور کافی موجود تھی۔ بلکہ یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ میٹھے شربت جیسے روح افزاء اور شربت صندل کا الگ سے بوتھ تھا۔

نمائش

کچھ مارکیز الگ سے نمائش کے لئے مختص تھیں۔ جن میں آئی ٹی، ہیومینٹی فرسٹ اور مخزن تصاویر کی نمائش کے علاوہ ایک بک اسٹال بھی موجود تھا۔ مکرم عامر محمود ملک نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن شیفیلڈ نے ان نمائش کو دیکھ کر مجھے بتایا کہ بہت اچھی، علمی اور ایمان افروز نمائشیں تھیں۔ خلاصۃً میں یہ کہوں کہ ان نمائشوں میں سے خصوصاً آئی ٹی کی نمائش سے خدا کی موجودگی کا احساس ہوتا تھا کہ کس طرح نامساعد حالات میں جماعت دن بدن ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ دشمنی اور مخالفت کے باوجود جماعت کا قدم آگے ہی بڑھ رہا ہے۔

امسال Review of Religions اور Ahmadiyya Archive & Research Centre اور الحکم نے بھی اپنی

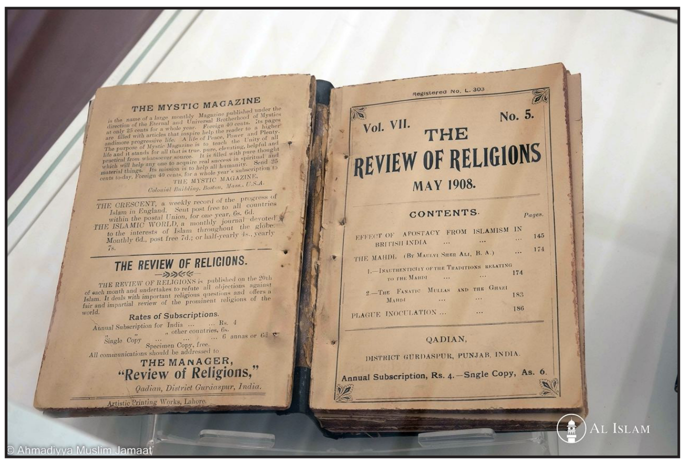

انگریزی زبان میں نمائشیں لگائی تھیں۔ ہر سال کی طرح ریویو آف ریلجنز کی نمائش اس دفعہ بھی خوبصورت اور دلکش تھی۔ اس نمائش میں انتظامیہ نے خوبصورت انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جاری شدہ میگزین کی مفصل تاریخ آویزاں کی ہوئی تھی۔ جن میں چند ابتدائی ایڈیٹروں کا بھی ذکر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ چند ابتدائی شماروں کے سرورق کے بھی عکس نمایاں طور پر لگے ہوئے تھے۔

نمائش کے ایک کونے میں کچھ pop-up معلوماتی banners بھی تھے جو احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب دونوں کی دلچسپی کا باعث تھے۔ ان میں سے ایک بینر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف آسمانی فیصلہ کے اختتام پر جو مختلف ہندسے لکھے ہوئے ہیں ان کا عکس تھا۔ اس عکس کے نیچے انگریزی میں قارئین کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ ان ہندسوں کے بارے میں تحقیق کریں اور اس بات کا حل نکالیں کہ کیا ان ہندسوں سے مراد کوئی خاص پیغام ہے؟ یا پھر کسی ریاضی یا سائنسی دریافت کی طرف اشارہ کرتے ہیں؟

نمائش کے عین وسط میں شیشے کے بکس میں سجے ہوئے ریویو آف ریلجنز کے چند ابتدائی شمارے پڑے ہوئے تھے جو نمائش کی زینت کو بڑھا رہے تھے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش میں بھی اسی قسم کے بڑے بڑے معلوماتی بینرز تھے۔ ان پر ہیومینٹی فرسٹ کے انواع اقسام کے پراجیکٹس کے بارے میں معلومات تھیں۔ تصاویر کی مدد سے یہ معلومات پُرکشش انداز میں زائرین کے لئے آویزاں تھیں۔

الحکم اور Ahmadiyya Archive & Research Centre کی نمائش ایک ہی مارکی میں تھی۔ الحکم کی نمائش میں بینرز پر احمدیہ خلافت اور سلطنتِ عثمانیہ کا تقابلی جائزہ لکھا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ ساتھ اسکرینز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے برطانیہ دورہ کے حوالہ سے معلوماتی ویڈیوز چل رہی تھیں۔ حضورؓ کے اسی دورہ کے بارے میں مختلف اخباروں سے تراشے لگے ہوئے تھے۔

ایک بورڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیوں کے بارے میں تھا۔ یہ وہی تین انگوٹھیاں ہیں جنہیں حضور علیہ السلام نے اپنی حیات مبارکہ میں تیار کروائی تھیں اور پھر آپؑ کے بعد آپؑ کی مبشر اولاد میں تقسیم ہوئیں۔

ٹی وی و اخبارات کے نمائندگان

آخری روز نیشنل اخبارات و نجی ٹی وی کے نمائندگان جلسہ گاہ پر آئے اور حضور انور کے اختتامی خطاب کے دوران مختلف مناظر Capture کیے۔

ایمرجنسی کے انتظامات

جلسہ گاہ میں یہ انتظام دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آگ لگنے کی صورت میں آگ بجھانے کا مناسب انتظام تھا نیز کسی ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینس کا ہمہ وقت انتظام موجود تھا۔

حاضری

جلسہ کی مکمل حاضری جس کا حضور انور نے آخری روز اعلان فرمایا وہ 26649 رہی جن میں مستورات 10687 تھیں۔

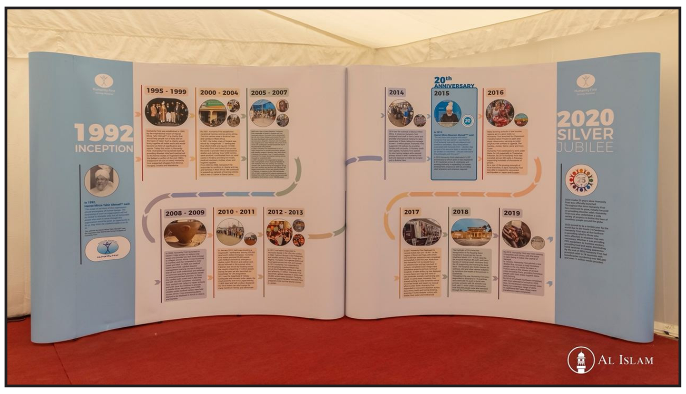

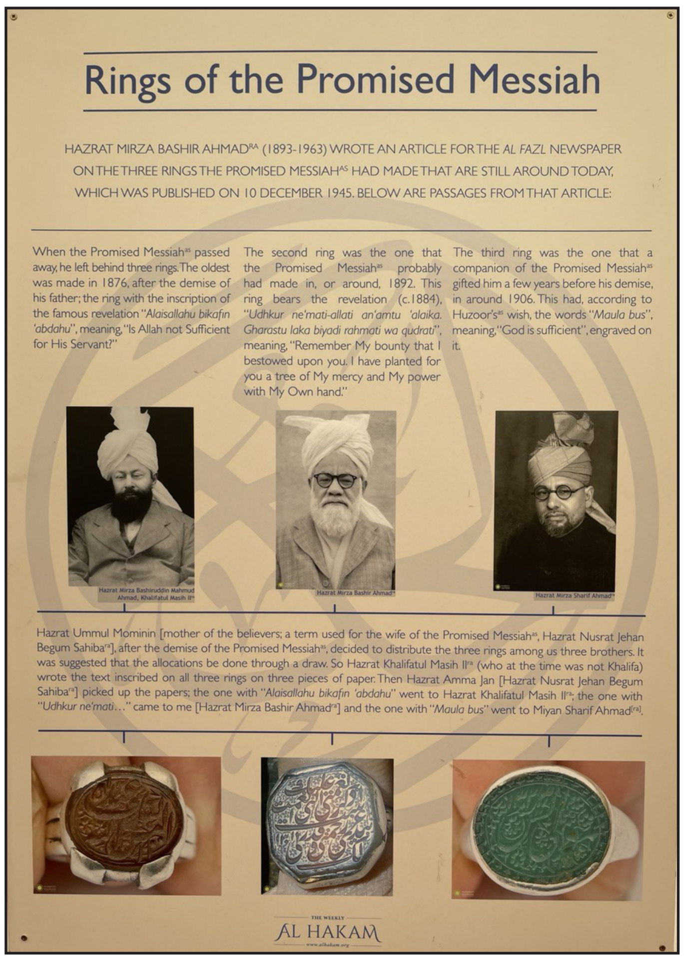

دفاتر

روزانہ کے جماعتی کام اسی طرح ساتھ کے ساتھ جاری رہے۔ لہٰذا جلسہ گاہ میں تبشیر کا دفتر دیکھنے کو ملا۔ امارت جماعت احمدیہ برطانیہ اور PS کا دفتر بھی فعال نظر آیا۔

من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ

ان تمام انتظامات میں مکرم چوہدری ناصر احمد افسر جلسہ سالانہ اور مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان افسر جلسہ گاہ نے اپنے نائبین اور معاونین سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل رہنمائی میں خدمات سرانجام دیں اور یہ روحانی اور علمی و تربیتی مائدہ ہمیں دستیاب فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے بود حسب سابق مؤرخہ 12 اگست 2022ء کو خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دوران جلسہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور برستے فضلوں کا ذکر کیا۔ اس کا خلاصہ ہمارے قارئین کے لئے جرمنی میں الفضل آن لائن کے نمائندہ مکرم قمر احمد ظفر نے تیار کیا ہے جسے مؤرخہ 25 اگست کی اشاعت میں شامل کیا گیا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں PDF میں تقسیم ہوا۔ ایک بار پھر شکر الٰہی کا حق ادا کرنے کی کوشش میں مکرر اشاعت کی جا رہی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر ہماری رپورٹ مکمل نہیں ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد ارشاد فرمایا! الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جلسۂ سالانہ برطانیہ منعقد کرنے کی توفیق عطاء فرمائی، ہم نے تین دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستے دیکھا۔ جلسہ کا بڑا اور سارا سال انتظار رہتا ہے، بڑی تیاریاں بھی انتظامیہ کو کرنی پڑتی ہیں لیکن پھر جب جلسہ شروع ہوتا ہے تو پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ تین دن کس طرح پلک جھپکتے میں گزر گئے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام تحفظات اور خوفوں کو امن میں بدل دیا

اِس سال لوگوں اور مجھے بھی مختلف حوالوں سے بعض تحفظات تھے، بعض نے خط لکھے اور فکر کا اظہار کیا۔ لوگ خود، مَیں اور افراد جماعت بھی دعائیں کر رہے تھے، بہرحال اللہ تعالیٰ نے تمام تحفظات اور خوفوں کو امن میں بدل دیا۔ پچھلی وباء Covid بھی ایک وجہ تھی، بہرحال اس کا کچھ اثر تو بعض شاملین پر ہو لیکن عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے۔

بندوں کی شکرگزاری ہی اللہ شکرگزاری کی طرف لے کر جاتی ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ کے اگلے خطبہ کی مناسبت سے کارکنان کے شکریہ، شاملین کے تاثرات نیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بابت ارشاد فرمایا! پہلے تو مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تیاری جلسہ سے لے کر وائنڈ اَپ تک بے لوث ہو کر کام کیا اور اب تک کسی نہ کسی صورت میں جاری وائنڈ اَپ کا کام کر رہے ہیں۔ پھر دوران جلسہ مختلف شعبہ جات میں کارکنان اور کارکنات نے عموماً اپنی صلاحیتوں کے مطابق اچھا کام کیا جس کے لئے تمام شاملین کو شکرگزار ہونا چاہئے۔

بعض خامیاں اور کمزوریاں بھی سامنے آئی ہیں

اتنے بڑے نظام میں یہ کمزوریاں ہو جاتی ہیں لیکن انتظامیہ کا کام ہے کہ اِن کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرے، مثلاً لجنہ کے کھانا کھلانے کے شعبہ کی بعض شکایات یا بعض اور باتیں ہیں۔ لوگوں کے خطوط جو اِس بارہ میں آئے ہیں وہ مَیں ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھجوا رہا ہوں، اِس کے مطابق جائزہ لے کر اپنی لال کتاب میں یہ کمیاں درج کر کے اگلے سال ہر شعبہ میں بہتر انتظام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایم ٹی اے نے بھی بہت اچھی کوریج دی ہے

اِس دفعہ اسٹوڈیو بھی تمام کا تمام اِنہوں نے خود تیار کیا اور اِس سے کئی ہزار پاؤنڈز کی بچت بھی ہوئی۔ اِس سال یہ بھی تھا کہ بہت سے ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کو جلسہ کی کاروائی کے دوران ملا دیا، جس سے یہاں بیٹھے ہوئے لوگ بھی دوسرے ملکوں میں بسنے والے اپنے بھائیوں کو دیکھ رہے تھے، ایک وحدت تھی جس کا نظارہ ہم نے ایم ٹی اے کے کیمرہ کی آنکھ کے ذریعہ کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے، ایم ٹی اے کے کارکنان اِس بات پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے جماعت احمدیہ کی اکائی کو ایم

ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا کو دکھا کر اُن کے منہ بند کئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تفصیلی تذکرہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ نے بعض اپنوں،غیروں، نومبائعین اورصحافیوں کےمتفرق تاثرات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کےفضلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بذریعہ جلسہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پیغام اسلام پہنچایا۔

لوگوں کا خلیفۂ وقت سے پیار اور محبت کا تعلق

نائیجر کے غیر احمدی عالم ونیامے شہر کی ایک مسجد کے امام ابوبکر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ جس بات نے متاثر کیاوہ لوگوں کا خلیفۂ وقت سے پیار اور محبت کا تعلق ہے اور کس طرح لوگ خلیفۂ وقت کے ایک اشارے پر کامل اطاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے (تقریروں کے دوران مکمل خاموشی اورسکوت طاری تھا) یوں گمان ہوتا ہے کہ یہ محبت خود خدا تعالیٰ نےلوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ اِس میں بناوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے

برکینا فاسو کے ایک غیر ازجماعت دوست اسحٰق صاحب کہتے ہیں۔ آپ کا جلسۂ سالانہ بہت شاندار تھا اِس کی مثال نہیں ملتی، اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں اور ایک امام کی پیروی ، یہ جلسہ اپنی مثال آپ ہے۔کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور وہ دن دُور نہیں جب لوگ اِس حقیقت کو پہچان لیں گے اور اِس میں داخل ہو جائیں گے۔

مَیں احمدیہ خلیفہ کا خطاب سن کر بہت متاثر ہوا ہوں

لائبیریا کے ایک غیرمسلم مہمان کہتے ہیں۔ مَیں احمدیہ خلیفہ کے خطاب کوسن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔۔۔اِس سے پہلے مَیں نے سن رکھا تھا کہ احمدیہ جماعت بڑی منظم جماعت ہے،آج اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا ہے کہ کس طرح احمدیہ جماعت ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد اور دنیا میں امن کی کوشش میں مصروف ہے۔

آج خلیفۂ وقت کاخطاب سن کر میرا نظریہ بدل گیا

زیمبیا کے ایک عیسائی پادری صاحب جلسہ کے آخری روز حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب سن کر بہت متاثر ہوئے نیز اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ آپ کے خلیفہ کاخطاب بہت حیرت انگیز تھا۔۔۔مَیں یہی سمجھتا تھا کہ اسلام نےعورت کے حقوق ضبط کئے ہیں اورعورت کو کسی قسم کی آزادی نہیں دی مگر آج یہ خطاب سن کر میرا نظریہ بدل گیا ہے اور مَیں اِس بات کو کرتے ہوئے قطعًا نہیں شرماؤں گا کہ اسلام نےعورت کو جو حقوق دیئے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیئے۔

آج خلیفہ کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرتا دیکھ کر دل پر گہرا اثر ہوا

آئیوری کوسٹ کے ایک زیر تبلیغ دوست کہتے ہیں کہ اُنہوں نے پہلی مرتبہ کوئی جلسہ بذریعہ ٹی وی براہ راست دیکھا اور انتظامات جلسہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے،اتنی بڑی تعداد کا منظم اور باسلیقہ طریق پر ایک پروگرام میں شرکت کرنا بتاتا ہے کہ خلافت کی تربیت کا اُن پر گہرا اثر ہے۔ اُنہیں معلوم تو نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لوگ کیسے بیعت کرتے ہیں لیکن آج خلیفہ کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرتا دیکھ جو گہرا اثر دل پر ہوا اور جو کیفیت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ہمارے پاس ایم ٹی اے ہے

جلسہ کے تینوں دنوں سے استفادہ کرنے والی کیمرون کی مقامی جماعت کی ایک خاتون نے اختتام جلسہ پر لوگوں کونصیحت کی! ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس ایم ٹی اے ہے،یہ ایک ٹی وی چینل نہیں بلکہ ایک اسکول اور یونیورسٹی ہے جہاں انسان روزانہ علم سیکھتا ہے، ہم نے بھی اِن تین دنوں میں بہت علم پایا ہے۔۔۔ہر ایک کو اِس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور باقاعدگی سے گھروں میں اِسے دیکھنا نیز بچوں کو بھی دکھانا چاہیئے تا کہ سب کا اسلامی علم بڑھے، خاص طور پر خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات ضرور سنیں تا کہ ہمارا ایمان بڑھے۔

جلسۂ سالانہ یُوکے سے مجھے تحریک ہوئی

ایک البانین زیر تبلیغ مسلم لڑکی کہنے لگیں کہ جلسۂ سالانہ یُوکے ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں شاملین کی تعداد غیر معمولی تھی، مَیں ابھی تک جماعت میں شامل تو نہیں ہوئی لیکن اِس جلسہ سے مجھے تحریک ہوئی کہ مَیں اِس کی اہمیت اور سچائی کے متعلق سنجیدگی سے غور کروں۔

کاروائی جلسہ دیکھ کرلوگوں میں مضبوطی ایمان بھی پیدا ہوتی ہے

آسٹریلیا کے ایک نو مبائع کہتے ہیں کہ عالمی بیعت میرے لئے ایک حیرت انگیز تجربہ تھا، اِس وقت مَیں جس روحانی کیفیت سے گزرا اِس سے قبل مَیں نے وہ کیفیت کبھی محسوس نہیں کی، ایک ایسا روحانی ماحول تھا جس نے مجھے اطمنان قلب اور سکون عطاء کیا۔

جلسہ کی کاروائی دیکھی ایسا لگتا تھا کہ ہم جنت میں ہیں

یمن سے شیما قاسم صاحبہ کہتی ہیں کہ ہم نے جلسہ کی کاروائی دیکھی ایسا لگتا تھا کہ ہم جنت میں ہیں، اسلام کا سورج ہم پر دوبارہ طلوع ہوا ہے اور ہمارے دلوں اور روح کو تازگی بخشی ہے۔ ہم میں حقیقی ایمان، محبت و وحدت اور اخلاق کی روح پھونکی گئی ہے، ہم اپنے آپ سے دُور تھے لیکن ہمارے دل آپ کے ساتھ تھے، ہم ایک ہی گھر میں موجود تھے، ایک احمدی کے سواء کوئی اور اِس تعلق کو محسوس نہیں کرسکتا۔۔۔مولیٰ کریم خلافت کو دَوام بخشے اِس کے بغیر نہ ہمارا کوئی وجود ہے نہ مقصد۔

مجھے لگ رہا تھا کہ اِس قدر احساس خوشی سے میرا دل پھٹ جائے گا

کبابیر کی ایک عرب خاتون دعا صاحبہ کہتی ہیں کہ بیعت کے وقت مجھے احساس تھا کہ ہم حقیقت میں خلیفۂ وقت کے ساتھ ہیں اور ہمارے درمیان نہ کوئی ملک اور نہ کوئی سمندر ہے۔

آئندہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ کام کروں گا

نمائندہ جرنلسٹ بی بی سی ساؤتھ ایڈورڈ سالٹ نے کہا کہ مَیں نے جلسہ میں بہت اچھاوقت گزارا، مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔مختلف تقاریر سن کر بھی بہت اچھا لگا، آئندہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ کام کروں گا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط 28

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کسی احمدی نے اپنے یوٹیوب چینل پر ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ خاتم، رسول پاک ﷺ کا نام ہے، اس لئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کے ساتھ خاتم النبیین لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ احمد رسول اللہ بھی لکھا جاسکتا ہے اور مزمل اور مدثر بھی حضور ﷺ کے نام ہیں وہ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 20 اکتوبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔

جواب: آپ نے اپنے خط میں کسی احمدی کی طرف منسوب کر کے جو بات لکھی ہے اگر انہوں نے اسی طرح کہی ہے تو انہوں نے غلط کہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہرگز یہ موقف نہیں کہ کلمہ طیبہ میں اس قسم کی تبدیلی ہوسکتی ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ میں جہاں پر بھی کلمہ طیبہ کے الفاظ آئے ہیں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذاتی نام ہی آیا ہے۔ حضور ﷺ یا صحابہ نے کسی جگہ بھی کلمہ میں حضور ﷺ کے ذاتی نام کی بجائے آپ کے کسی صفاتی نام کو استعمال نہیں کیا۔ پھر اس زمانہ کے حَکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تحریرات و ارشادات میں ہر جگہ اسی کلمہ طیبہ کو بیان فرمایا ہے اور ہر جگہ حضور ﷺ کے صرف ذاتی نام کو کلمہ طیبہ میں تحریر فرمایا ہے۔

پس اس قسم کی تبدیلی جہاں مرکزیت کے خلاف ہے وہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے بھی منافی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اس قسم کی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

سوال: والد کی اولاد کے حق میں دعا اور بد دعا ہر دو کی قبولیت پر مبنی احادیث کے بارہ میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 نومبر 2020ء میں اس بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی:

جواب: کتب احادیث میں مروی دونوں قسم کی احادیث اپنی اپنی جگہ پر درست اور ہماری راہنمائی کر رہی ہیں۔ دونوں قسم کی احادیث کو سامنے رکھیں تو مضمون یہ بنے گا کہ جس شخص کی دعا قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اس کی بد دعا بھی قبول ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دعا تو قبول کروں گا اور بد دعا قبول نہیں کروں گا۔

والد کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطاء فرمایا ہے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے اور بد دعا بھی سنتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدین کے متعلق خاص طور پر فرمایا ہے کہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ﴿۲۴﴾ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۵﴾ (بنی اسرائیل:24-25) یعنی تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے، تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور (ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کر (کہ اے) میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

پس ان احادیث میں حضور ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ والد کی دعاؤں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی بد دعا سے بچو۔

سوال: ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ صفا و مروہ کی سعی کے دوران جہاں ہم مرد دوڑتے ہیں، عورتیں کیوں نہیں دوڑتیں حالانکہ حضرت ہاجرہ اس جگہ دوڑی تھیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔

جواب: حج اور عمرہ کے موقعہ پر صفا و مروہ کے درمیان سعی جہاں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کی قربانی کی یاد میں کی جاتی ہے، وہاں کتب احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے عمرۂ قضاء کے موقعہ پر کفار مکہ پر مسلمانوں کی قوت کے اظہار کیلئے اپنے صحابہ کو طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران دوڑنے اور سینہ تان کر تیز چلنے کا ارشاد فرمایا تھا اور خود بھی یہی عمل فرمایا، کیونکہ کفار مکہ کا خیال تھا کہ مدینہ سے آنے والے مسلمانوں کو وہاں کے بخار نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الحج) پس حضور ﷺ کے اس ارشاد اور فعل کے تحت حج اور عمرہ کرنے والے مردوں (جو اس کی طاقت رکھتے ہوں) کیلئے طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور سعی بین الصفا والمروہ میں دوڑنا سنت رسول ﷺ ٹھہرا۔ لیکن جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کیلئے دوڑنا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (جبکہ وہ اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے سعی میں دوڑنے کی بجائے چل رہے تھے) کسی شخص کے اعتراض کرنے پر فرمایا کہ میں جو سعی کے دوران دوڑا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران دوڑتے دیکھا ہے اور اب جبکہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور سعی کے دوران چل رہا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران چلتے بھی دیکھا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الحج)

فقہاء کے نزدیک طواف بیت اللہ اور سعی کے دوران دوڑنا مردوں کیلئے سنت ہے، عورتوں کیلئے نہیں۔ کیونکہ عورتوں کیلئے ستر یعنی پردہ ضروری ہے جس کا حکم عورتوں کے دوڑنے سے قائم نہیں رہ سکتا۔

جہاں تک حضرت ہاجرہ کے پانی کی تلاش میں دوڑنے کی بات ہے تو وہ ایک اضطراری کیفیت تھی جس میں حضرت اسماعیل شدت پیاس کی وجہ سے جان کنی کی حالت کو پہنچے ہوئے تھے۔ نیز روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ بعض جگہ وہ تیز تیز چلتی تھیں، بعض جگہ دوڑتی تھیں جس طرح کوئی بے چینی سے بعض دفعہ کسی خاص جگہ جلدی پہنچنے کیلئے تیز تیز قدم بھی اٹھاتا ہے اور دوڑ بھی پڑتا ہے۔ جبکہ حج اور عمرہ کے موقعہ پر عورتوں کیلئے ایسی کوئی اضطراری کیفیت نہیں ہوتی نیز حج اور عمرہ کے موقعہ پر عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہوتے ہیں، اس لئے عورتوں کا اس موقعہ پر مناسب رفتار سے تیز چلنا ہی کافی سمجھا گیا ہے، تا کہ اس طرح وہ حضرت ہاجرہ کی سنت کی پیروی بھی کرلیں اور ان کے پردہ کا حکم بھی قائم رہے۔

سوال: اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت اہل جلوس کو پانی وغیرہ پیش کرنے کی بابت محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ کی ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 نومبر 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا۔

جواب: میرے نزدیک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اس بارہ میں بڑے واضح ہیں کہ اس قسم کے کاموں کیلئے دن اور وقت مقرر کرنا بدعت ہے۔ ہاں اگر کوئی احمدی خود یا کوئی جماعت سارا سال خدمت خلق کے جذبہ کے تحت لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کرتی ہو اور مختلف مذاہب اور تنظیموں کے پُرامن جلوسوں کیلئے سارا سال ہی خدمت خلق کے تحت اس قسم کے سٹال لگاتی ہو تو اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے بھی اس قسم کا سٹال لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ کام صرف اہل تشیع کے ماتمی جلوس کیلئے کیا جاتا ہے اور سارا سال ایسا کوئی سٹال نہیں لگایا جاتا تو پھر یقیناً یہ بدعت ہے۔ اور احمدیوں کو اس قسم کی بدعات سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جن ارشادات کا ذکر فرمایا ہے، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ (مرتب)

ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا۔

ایسے کاموں کیلئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کرلیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

(اخبار بدر نمبر 11 جلد 6 مؤرخہ 14 مارچ 1907ء صفحہ 6)

ارشاد حضرت مصلح موعودؓ

ایک صاحب نے سوال کیا سنّی لوگ محرم کے دنوں میں خاص قسم کے کھانے وغیرہ پکاتے اور آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ۔

یہ بھی بدعت ہیں اور ان کا کھانا بھی درست نہیں اور اگر ان کا کھانا نہ چھوڑا جائے تو وہ پکانا کیوں چھوڑنے لگے۔ بارہ وفات کا کھانا بھی درست نہیں اور گیارھویں تو پورا شرک ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ (البقرہ:174) یہ بھی ان میں داخل ہے کیونکہ ایسے لوگ پیر صاحب کے نام پر جانور پالتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان جلد 10 نمبر 32 مؤرخہ 23 اکتوبر 1922ء صفحہ 6-7)

سوال: ایک خاتون نے خاوند بیوی کے حقوق و فرائض کے سلسلہ میں دو احادیث حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں

بھجوا کر دریافت کیا کہ کیا ان احادیث کا اطلاق خاوند پر بھی ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔

جواب:۔ پہلی حدیث جس میں بیان ہوا ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی کسی ناراضگی کی وجہ سے انکار کر دے تو فرشتے اس بیوی پر ساری رات لعنت بھیجتے ہیں۔ یاد رکھیں اس کا اطلاق صرف بیوی پر نہیں ہوتا بلکہ برعکس صورت میں خاوند پر بھی اس حدیث کا اطلاق ہوگا۔

اس حدیث سے اگر کوئی پہلو نکل سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مرد کی جنسی خواہش کیلئے بے صبری کی وجہ سے بیوی کو کسی جائز عذر کے بغیر انکار کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے۔ ورنہ جس طرح بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کے دیگر حقوق کے ساتھ اس کی جنسی ضرورت کو بھی پورا کرے اسی طرح خاوند کا فرض ہے کہ وہ بیوی کی دیگر ضروریات کے ساتھ اس کے جنسی حقوق بھی ادا کرے۔ لہٰذا اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کی خواہش پر بغیر کسی مجبوری کے اس کے جنسی حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح قابل گرفت ہوگا جس طرح ایک بیوی بغیر کسی جائز عذر کے اپنے خاوند کی جنسی خواہش کی تکمیل سے انکار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مستوجب ہوتی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی حضور ﷺ کی ازواج کے پاس آئیں۔ ازواج مطہرات نے ان کی بُری حالت دیکھ کر ان سے دریافت کیا کہ انہیں کیا ہوا ہے کیونکہ قریش میں ان کے خاوند سے زیادہ امیر آدمی اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ میرے خاوند کا دن روزہ سے اور رات نماز پڑھتے گزرتی ہے۔ پھر جب حضور ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لائے تو ازواج مطہرات نے اس بات کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ملے اور ان سے (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا کہ کیا تمہارے لئے میری ذات اسوہ نہیں ہے؟ اس پر حضرت عثمان بن مظعونؓ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بات کیا ہے؟ جس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم رات نماز پڑھتے ہوئے اور دن روزہ رکھ کر گزار دیتے ہو، جبکہ تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا نماز پڑھا کرو لیکن سویا بھی کرو اور کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد یہی عورت دوبارہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں تو انہوں نے خوب خوشبو لگائی ہوئی تھی اور دولہن کی طرح سجی سنوری ہوئی تھیں۔ ازواج مطہرات نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ واہ کیا بات ہے! جس پر انہوں نے بتایا کہ اب ہمیں بھی وہ سب میسر ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب النکاح باب حق المرأۃ علی الزوج)

پھر مذکورہ بالا زیر نظر حدیث کے حوالہ سے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جائز عذر یا مجبوری کی بناء پر اس فعل سے انکار کی صورت میں کوئی فریق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ جب غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو ایک صحابی جو سفر پر گئے ہوئے تھے، اور حضور ﷺ کے غزوہ کیلئے کوچ کر جانے کے بعد مدینہ واپس آئے۔ اور اپنی بیوی کی طرف پیار کرنے کیلئے بڑھے، جس پر اس بیوی نے یہ کہتے ہوئے انہیں پیچھے دھکیل دیا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ حضور ﷺ تو اس قدر گرمی میں دشمن سے جنگ کیلئے تشریف لے گئے ہیں اور تمہیں پیار کرنے کی اور میرے پاس آنے کی پڑی ہوئی ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 343-344 مطبوعہ 1948ء)

بقیہ صفحہ 16 پر

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 8/اگست 2022ء بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

- عزیزہ نادیہ مناہل خان غوری بنت مکرم عبدالصبور خان غوری صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم مرزا نورالدین احمد (سویڈن) ابن مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید
- عزیزہ عافیہ احمد بنت مکرم اسفند یار منیب صاحب (انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)
  ہمراہ عزیزم دانش محمود طاہر (واقفِ نو) ابن مکرم خالد محمود طاہر صاحب (یوکے)
- عزیزہ عائشہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم رفیع احمد صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم تلمیذ احمد (مربی سلسلہ۔ ٹرکش ڈیسک جرمنی) ابن مکرم نصیر احمد صاحب
- عزیزہ سارہ تحریم اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم مبارز حسین (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم غلام حسین صاحب
- عزیزہ طیبہ عطاء اللہ بنت مکرم ملک عطاء اللہ صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم ذیشان محمود (متعلّم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم شیخ خالد محمود صاحب
- عزیزہ جاذبہ ارشد (واقفۂ نو) بنت مکرم ارشد محمود صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم عدیل احمد ناصر (واقفِ نو) ابن مکرم محمود احمد ناصر صاحب (یوکے)
- عزیزہ باسمہ جاوید (واقفۂ نو) بنت مکرم الیاس احمد جاوید صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم طلحہ وہاج سہیل (واقفِ نو) ابن مکرم سہیل احمد قمر صاحب (یوکے)
- عزیزہ سلمیٰ احمد بھٹی (واقفۂ نو) بنت مکرم احمد خان بھٹی صاحب مرحوم (کینیڈا)
  ہمراہ عزیزم ندیم احمد فہیم (واقفِ نو) ابن مکرم فہیم احمد صاحب (یوکے)
- عزیزہ مدیحہ غوری بنت مکرم اطہر حفیظ غوری صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم طلحہ بربوش (واقفِ نو) ابن مکرم عبادہ بربوش صاحب (یوکے)
- عزیزہ عائلہ سعید (واقفۂ نو) بنت مکرم میاں سعید احمد صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم دانیال فہیم ابن مکرم فہیم احمد صاحب (یوکے)
- عزیزہ امۃ المصور احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم مظفر احمد صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم ضیاء آفتاب ابن مکرم آفتاب احمد صاحب (یوکے)
- عزیزہ طوبیٰ محمود بنت مکرم اختر محمود صاحب (جرمنی)
  ہمراہ عزیزم رضوان احمد خالد ابن مکرم طاہر احمد خالد صاحب (جرمنی)
- عزیزہ درثمین طوبیٰ وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب (فرانس)
  ہمراہ عزیزم سلیم محمد ابن مکرم احمد اسلم صاحب (بیلجیئم)
- عزیزہ مشعل منور بنت مکرم منور احمد صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم تمثیل احمد ابن مکرم شکیل احمد شیخ صاحب (یوکے)
- عزیزہ سدرۃ المنتہیٰ بنت مکرم فہیم احمد فاروق صاحب (ناروے)
  ہمراہ عزیزم حسن مجتبیٰ ابن مکرم غلام مجتبیٰ صدیقی صاحب (یوکے)
- عزیزہ رداء منصورہ بنت مکرم اشفاق احمد صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم وجیہہ خان ابن مکرم عبدالشکور چوہدری صاحب (یوکے)
- عزیزہ درشہوار مرزا بنت مکرم نجیب احمد مرزا صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم ارسل عابد خواجہ ابن مکرم عابد رشید خواجہ صاحب (یوکے)

ادارہ الفضل کی طرف سے تمام جوڑوں کی خدمت میں مبارکباد پیش ہے

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: بنیادی مسائل کے جوابات...... از صفحہ 15

پس اگر کوئی فریق کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو وہ کسی سزا کا مستوجب نہیں ہو گا۔ لیکن اگر کوئی خاوند یا بیوی دوسرے فریق کے قریب آ کر اس کے جذبات بھڑکانے کے بعد اسے تنگ کرنے کی غرض سے اس سے دور ہو جاتا ہے تو یقیناً ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو گا۔

1۔ جہاں تک خاوند کے گھر میں موجود ہونے کی صورت میں اس کی اجازت سے بیوی کے نفلی روزہ رکھنے کی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ اسلام نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض کا ہر موقعہ پر خیال رکھا ہے۔ چنانچہ میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی تقسیم میں گھر سے باہر کی تمام تر ذمہ داریوں کی ادائیگی اور بیوی بچوں کے نان و نفقہ کی فراہمی وغیرہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے سپرد کی ہے اور گھریلو ذمہ داریاں (جن میں گھر کے مال کی حفاظت، خاوند کی ضروریات کی فراہمی اور بچوں کی پرورش وغیرہ شامل ہیں) اللہ تعالیٰ نے بیوی کو سونپی ہیں۔

پس جب خاوند اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے گھر سے باہر جائے تو بیوی کو گھریلو فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نفلی عبادت بجالانے کی کھلی چھٹی ہے۔ لیکن خاوند کی موجودگی میں چونکہ اس کی ضروریات کی فراہمی بیوی کے فرائض میں شامل ہے۔ اس لئے فرمایا کہ خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں سے اگر بیوی کچھ رخصت چاہتی ہو تو اسے خاوند کی اجازت سے ایسا کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس حکم کی حکمت حدیث میں بیان ایک واقعہ سے بخوبی معلوم ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن معطلؓ (جو رات بھر کھیتوں پر کام کرتے تھے اور دن کے وقت گھر پر ہوتے تھے) کی بیوی نے حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں تو میرا خاوند میرا روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر حضرت صفوانؓ نے عرض کیا کہ جب یہ روزے رکھتی ہے تو رکھتی چلی جاتی ہے اور چونکہ میں جوان آدمی ہوں اس لئے صبر نہیں کرسکتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن حضور ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصوم)

پس خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی تعلیمات میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے تمام حقوق جن میں جنسی تعلقات بھی شامل ہیں کی پوری دیانتداری کے ساتھ ادائیگی کی تلقین فرمائی گئی ہے اور کسی فریق کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ وہ عبادت کو وجہ بنا کر دوسرے کے ان حقوق کو تلف کرے۔ لہٰذا جو فریق کسی بھی رنگ میں دوسرے فریق کی حق تلفی کا مرتکب ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قصوروار متصور ہو گا۔

سوال:۔ ایک خاتون نے دریافت کیا کہ دیوالی پر ہندوؤں کی طرف سے جو کھانے آتے ہیں، کچھ لوگ تو یہ بتا کر جاتے ہیں کہ وہ پوجا سے الگ رکھ کر یہ کھانا دے رہے ہیں اور بعض کچھ بتائے بغیر ڈبہ پکڑا کر چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم یہ کھانا کھا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 13 دسمبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایت فرمائی۔

جواب:۔ جو کھانا حلال اشیاء سے صاف ستھرے برتنوں میں حفظان صحت کے اصولوں پر تیار ہوا ہو اور اس میں شرک کی کوئی ملونی نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے معاملات میں زیادہ باریکیوں میں پڑنا بھی پسندیدہ بات نہیں۔ البتہ ایسا کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تا کہ اگر اس کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے اس کا مداوا ہو جائے۔ صرف وہم کی بناء پر بلا وجہ کسی کی دل شکنی سے بھی اسلام نے منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں سے آنے والا کھانا کھا لیا کرتے تھے اور ان کے ہاں سے تحفہ کے طور پر آنے والی شیرینی وغیرہ بھی قبول فرمالیتے اور کھا بھی لیتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا۔

’’شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھا لیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔‘‘

(الحکم نمبر 19 جلد 8، مؤرخہ 10جون 1904صفحہ 3)

ایک سبق آموز بات

موبائل اور مسجد

دفتروں میں کام کرنے والے کارکنان کا یہ معمول ہے کہ کسی میٹنگ یا کسی ایسی جگہ جانے سے پہلے جہاں خاموشی اختیار رکھنی ہو اپنے موبائل فونز بند کر دیتے ہیں یا پھر کم از کم silent mode پر کر دیتے ہیں۔ یہ دفتر کے آداب اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

تو ہم جب اپنے رب کے حضور اس کے گھر میں عبادت کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں تو کیا ہم پر لازم نہیں کہ ہم اس مقدس گھر کے بھی آداب اور وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے موبائل فونز بند کر دیں؟

مرسلہ: قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

فقہی کارنر

بغیر وجہ کے جماعت الگ الگ ٹکڑوں میں نہ ہو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور اقدس (مسیح موعودؑ) اپنی کوٹھری میں تھے اور ساتھ کی کوٹھری میں نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھری میں جماعت ہوسکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا کہ شاید حضرت اقدس اپنی کوٹھری میں ہی نماز ادا کر لیں گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہاں پہنچتی ہے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔

’’جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئیں بلکہ اکٹھی پڑھنی چاہئے۔ ہم بھی وہاں ہی پڑھیں گے یہ اس صورت میں ہونا چاہئے جبکہ جگہ کی قلت ہو‘‘

(البدر یکم اگست 1904ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

19/اگست2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:40	18:48
مدینہ منورہ	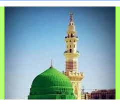	04:35	18:53
قادیان		04:28	19:08
ربوہ		04:08	18:48
اسلام آباد ٹلفورڈ	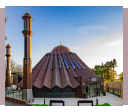	04:26	20:17